Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو

نمبر ۶ | ۵ جون سنہ ۱۹۳۰ء | ۷ محرم سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد

ایڈیٹر:۔ محمد ظہور الدین اکمل

دار الامان قادیان

مقام اشاعت سے قادیان دار الامان (پنجاب)

ہر انگریزی مہینے کی پانچ تاریخ شائع ہوتا ہے

چندہ سالانہ ہندوستان میں تین روپے اور ہندوستان سے باہر ... (پیشگی) مستحق طلباء اور غیر احمدیوں سے اڑھائی روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

اسلام کی ترقی میں عورت کا ہاتھ	۲۰۱ / ۲۲۳	جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی
حضرت رسول کریمؐ اور آپ کے اہل بیت	۲۲۴ / ۲۳۰	ترجمہ
محرّف مبدّل انجیل	۲۳۱	حضرت مفتی صادق صاحب
شذرات		

تبلیغی ٹریکٹ

چند کارآمد حوالے نمبر ۱ نمبر ۲	۱/
بانی آریہ سماج کے اقوال میں تناقض	۰/
اسلام کی اندرونی تصویر	۰/
آریہ سماج اور گاندھی جی	۰/
رسالہ تائید اسلام کے اعتراضات کا جواب	۰۱/
کفّارہ	۱/
بُطلان مسئلہ قدامت رُوح و مادّہ	۱/
اسلامی قادر مطلق خدا اور آرین سروشکتیمان	۴/
مسیح موعودؑ و اُمّت محمدؐیہ	۱/
شیعہ سوراج اور اسکے واقعات	۱/
ذبیحہ گائے	۱/
ابطال الباطل (ردّ شیعہ)	۲/
آسمانی گولہ	۱/

تبلیغی رسالے

براہین العقائد	۸/
معارف القرآن	۸/
تصوّف	۶/
مقصد مذہب	۳/
مباحثہ سرگودہ	۶/
الاستخلاف	۰۴/
مباحثہ ختم نبوّت	۶/
مجمع البحرین	۳/
کمالات احمدیہ	۶/
التشریح الصحیح	۶/

دفتر ریویو اردو قادیان سے منگوائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اسلام کی ترقی میں عورت کا ہاتھ

ایک خطابیہ بنات الاسلام سے

بناۃ الاسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں پھر آپ کو خطاب کرنے کی توفیق اور موقع پاتا ہوں۔ مضمون جس پر مجھے تقریر کرنے کے لئے کہا گیا ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے

اسلام کی ترقی میں عورت کا ہاتھ ہے

یہ مضمون اپنی تاریخی اہمیت اور وسعت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اس پر ایک مبسوط کتاب لکھی جائے۔

(۱) پھر اس مختصر وقت میں میرے لئے ناممکن ہے کہ میں اسکے تمام پہلوؤں پر بحث کرسکوں تاہم میں کوشش کرونگا کہ اسکے ضروری اور اہم پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

(۲) عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام سے مراد وہ مذہب یا دین ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساڑھے تیرہ سو برس کے قریب ہوتے ہیں دنیا میں لائے حالانکہ حقیقت یہ نہیں بلکہ اسلام اسی وقت سے دنیا میں آیا جب سب سے پہلا انسان پیدا ہوا اس لحاظ سے اسلام اور انسان باہم توام پیدا ہوئے ہیں۔ اور یہی وہ دین اور مذہب ہے جو فطرت انسانی کا دین ہے اسی حقیقت کو قرآن مجید نے اسلام کو فطرۃ اللہ کہکر بیان کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام۔ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پس اسلام کی ترقی میں عورت کے ہاتھ کی جب تفسیر کی جائے تو دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ بتایا جائے کہ

دنیا کی ترقی میں عورت کے ہاتھ نے کیا کام کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن اس صورت میں مضمون اتنا وسیع اور عالمگیر ہو جاتا ہے کہ میرے لئے قطعی ناممکن ہے کہ میں اسکے ایک پہلو پر بھی بحث کر سکوں اسلئے مجھے اس مضمون کو سکیڑ کر اس دائرہ کے اندر لے آنا پڑیگا جو اسلام کے موجودہ عرف عام کا مفہوم ہے خواہ وہ حقیقت کے لحاظ سے درست نہ ہو۔ اس صورت میں مجھے اسلام کی گذشتہ ساڑھے تیرہ سو سال کی تاریخ پر نظر کرنی پڑے گی ؛

(۴) دختران اسلام! عورت کا ہاتھ بہت زبردست قوتیں اور اثر اپنے اندر رکھتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی کم عورتیں ہونگی جنہوں نے اپنے ہاتھ کی قوت اور اثر پر کبھی غور کیا ہو۔ عورت دنیا کی ترقی میں مرد کے ساتھ برابر کی شریک ہے اور دنیا کی گاڑی کا وہ عظیم الشان پہیّہ ہے کہ مرد اپنی ساری قوتوں اور طاقتوں کے باوجود تنہا اسے نہیں چلا سکتا۔ پس اسلام کی ترقی تو بجائے خود میں کہتا ہوں

دنیا کی ترقی بلکہ دنیا کا وجود عورت کی شمولیت اور طاقت کے بغیر ناممکن ہے،

اللہ تعالیٰ کی حکمت۔ اور قدرت کاملہ نے پسند ہی نہیں کیا بلکہ وہ ۔۔۔ جائز ہی نہیں رکھتا کہ

اس کائنات انسانی کا وجود عورت کے بغیر ہو

چنانچہ اس نے یہ فرما کر بث منھما رجالا کثیرا و نساء یہ ظاہر کر دیا ہے کہ مرد اگر اس کائنات انسانی کا باپ ہے تو عورت ام الکائنات ہے۔ مذہب یا اسلام انسان کے بعد آتا ہے اور اس کی ترقی کا سلسلہ اسکے بھی بعد ہے کائنات ہی کا سلسلہ عورت کے بغیر مکمّل نہیں ہو سکتا تو اسلام کی ترقی بدون عورت کیونکر ممکن ہے۔ پس اس مضمون پر گفتگو کرتے ہوئے سب سے پہلی بات جو میں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ

دنیا میں یہ ظہور اور رونق جو نسل انسانی کی ہم دیکھتے ہیں عورت کا وجود اسکا بہت بڑا ذریعہ ہے،

اور دنیا کا کوئی مرد عورت کی مدد کے بغیر اس کائنات کی ترقی کا موجب نہیں ہو سکتا اور عورت مرد کے ساتھ برابر کی شریک ہے میں اگر دنیا کی تعمیر کی تاریخ بیان کروں تو ہر شعبہ میں عورت کا زبردست ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے بلکہ میں یہ بلا تامل کہ سکتا ہوں کہ

نسل انسانی کی آسائش و آرام اسکی تربیت اور تسکین کے اسباب میں بھی عورت ہی کا شفیق ہاتھ کام کرتا ہے

عورتیں جس طرح پر اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہیں اور ان کی صحت آرام اور بقا کے لئے جو قربانیاں کرتی ہیں وہ بے نظیر ہیں اس لحاظ سے میں کہ سکتا ہوں کہ اگرچہ عورت اس کائنات انسانی کی پیدائش میں مرد کے ساتھ برابر کی شریک ہے مگر اس کی بقا کے لئے اسکا وجود مرد کے آگے ہے اور دنیا میں عورت انسان کے حقیقی سکھ کا سب سے زبردست ذریعہ ہے وہ ماں ہو کر بچے کی راحت اور تسکین کا موجب ہے اور بیوی ہو کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے شوہر کی تسکین و آسائش کا ذریعہ ہے اور بہن ہو کر بھائی کی حقیقی ہمدرد اور سچی خیر خواہ ہے ٭

غرض اسکا وجود انسانی راحت اور سکینت کے لئے ہے اور دنیا کی سوسائٹی کا وجود میں آنا عورت ہی کے ذریعہ ہے۔ میرے اس تمہیدی بیان سے یہ سمجھ میں بآسانی آجاتا ہے کہ عورت کا ہاتھ کتنا لمبا ہوتا ہے ٭

اب میں اسلام کی تاریخ میں آتا ہوں۔ اس میں کوئی شبہ اور کلام نہیں کہ اسلام کا احیا اور اسکی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کے ذریعہ ہوئی مگر جانتے ہو خود سید الکائنات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ظہور تھے اور وہ زمین اور بستی جہاں آپ نے ظہور فرمایا یعنی مکہ معظمہ

وہ صرف ایک عورت کی قربانی اور خدا تعالیٰ کی راہ و رضا کیلئے کامل تسلیم و وفاداری کا نتیجہ ہے

یعنی میری مراد حضرت ہاجرہ سے ہے۔ انکا واقعہ یقیناً آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں اور حضرت اسماعیلؑ کو تنہا مکہ کی غیر ذی زرع وادی میں چھوڑ کر چلے تو انہوں نے پوچھا آپ ہم کو یہاں کیوں چھوڑتے ہیں تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ

میں اللہ کے حکم سے چھوڑتا ہوں

تو حضرت ہاجرہ نے خدا تعالیٰ کے اس منشاء کو معلوم کر کے پوری رضامندی اور تسلیم کا اظہار کیا۔ کامل اطمینان اور توکل کے ساتھ وہ اپنے معصوم بچے کو لیکر بے برگ و گیاہ زمین پر بیٹھ گئیں، اسکے ان جذبات روحانیت نے خدا جانے کن کن دعاؤں کی صورت اختیار کی کہ خدا تعالیٰ نے

رحمۃ للعالمین کو اسکی نسل میں مبعوث فرمایا

غور کرو کہ اسلام کو زندہ کرنے والا اور اسکی تکمیل پر مہر کرنے والا عظیم الشان نبی جو کل دنیا کے لئے رحمۃ و بشارت ہو کر مبعوث ہوا اسکی بعثت کو ایک مومنہ۔ مخلصہ قانتہ خاتون کی دعاؤں اور اسکی عملی قوت کو کسقدر دخل ہے میں سچ کہتا ہوں کہ میں مکہ معظمہ میں جب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتا اور حرم میں بیٹھ کر دنیا کے تمام گوشوں سے جمع ہونے والے لوگوں کو دیکھتا تو بے اختیار میرے دل پر یہ اثر ہوتا تھا کہ

یہ سب کچھ ایک عورت کی روحانیت اور خدا کے حضور اسکی سچی قربانی کا ظہور ہے

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو رحمت فضل اور نور دنیا پر نازل ہوا اس میں ایک عورت کا ہاتھ سب سے پہلے قدم پر کام کرتا نظر آتا ہے ٭

اب میں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اس عہد میں لے آتا ہوں جب آپ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے شادی کر چکے تھے اور غار حرا میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے آپ پر وحی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نازل ہوتی ہے اور آپؐ گھر میں تشریف لا کر اسکا اظہار حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے کرتے ہیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی فراست صحیحہ اصل حقیقت کو پالیتی ہے اور آپؐ کی دعوت کو منجانب اللہ یقین کر لیتی ہے۔

غرض سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ ایک خاتون ہے جس کا نام خدیجۃ الکبریٰؓ ہے قبول اسلام کے بعد ثبات قدم اور وفاداری کا مرحلہ آتا ہے اور اس امتحان میں مسلمان عورتوں نے جو نظیر قائم کی ہے وہ تاریخ اسلام میں نہیں نہیں دنیا کی مذہبی تاریخ میں ہمیشہ بے نظیر رہیگی۔ ان خواتین مسلمہ کے کارنامے خون کے ساتھ تاریخ میں لکھے گئے ہیں اور مجھے انکا تصور کر کے بھی شرم آتی ہے کہ کفار نے مرد ہو کر ان معصوم عورتوں پر محض اسلئے سختیاں کیں کہ انہوں نے حق قبول کر لیا تھا مگر اس میدان میں مسلمان خواتین نے اپنے ایمان کا جو ثبوت دیا وہ حیرت انگیز ہے میں اسکی کسیقدر تفصیل آگے چل کر حفاظت اسلام کے عنوان کے نیچے کرونگا ؎

اسلام کی ترقی میں عورت کا ہاتھ کس حد تک کام کرتا نظر آتا ہے اس مضمون کے کئی حصے ہو سکتے ہیں اور ہر ایک ان میں سے بجائے خود ایک مستقل مضمون ہے مگر میں صرف دو تین پر اپنے خیالات کا اظہار کرونگا اور وہ بھی مختصر طور پر ؎

مختصر الفاظ میں اس مضمون کو یوں ادا کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کی تاریخ عورتوں کے عظیم الشان کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ اسلام نے عورت کی آغوش میں پرورش پائی۔ اور وہ وجود جس نے سب سے پہلے اپنا سارا مال اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے پیش کر دیا وہ ایک عورت ہی تھی اور اسلام کی سب سے پہلی فدا کار اور اس راہ میں اپنی جان دیدینے والی بھی ایک عورت ہی تھی جس نے اپنی شہادت اور قربانی سے بتا دیا کہ تعمیر اسلام کے لئے اگر عورت کو اپنی جان دینا پڑے اور اپنے خون سے شمشیر اسلام کی آبپاشی بکار ہو تو وہ کسی سے پیچھے نہیں رہیگی ؎

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنی اولاد کو قربان کرنے کے لئے پیش کرنے میں مضائقہ نہ کرنے والی مائیں اسلام کی تاریخ میں زندہ ہیں۔ سب سے پہلا بچہ جو اسلام میں وقف کیا گیا وہ ایک عورت ہی کا کارنامہ تھا اس سے میری مراد حضرت انسؓ کی والدہ محترمہ کا کارنامہ ہے۔ غرض عورت اسلام کے لئے ایک برکت کا ذریعہ رہی ہے۔ لیکن صرف اسقدر کہدینے سے وہ مطلب حاصل نہیں ہو سکتا جو اس مضمون پر تقریر کرنے سے مدِنظر ہے۔ اسلئے میں عورت کے مختلف کارناموں کو پیش کرتا ہوں آپ سوچیں اور غور کریں کہ کیا تم میں بھی وہی روح اور جوش ہے جب تک وہ حقیقت تمھارے اندر پیدا نہ ہوگی یاد رکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی وہ ترقی جو خدا تعالیٰ نے مقدر کی ہوئی ہے رُکی رہیگی ٭

ترقی اسلام کے لئے سب سے پہلی چیز اشاعت اسلام ہے اسی لئے میں اسی سے اپنے مضمون کو شروع کرتا ہوں ٭

ذوق تبلیغ اور عورت کا ہاتھ

اسلام اپنے ہر ایک فرزند اور دُختر سے تبلیغ اسلام کا مطالبہ کرتا ہے۔ اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مومن وہ ہوتا ہے کہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کیلئے چاہے

پس ناممکن ہے کہ ایک مخلص مومن مسلم دوسروں کے لئے اسلام پسند کرے اور اسکی تبلیغ نہ کرے۔ مسلمانوں کی تاریخ قدیم اگر ہم پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے وظیفہ حیات میں سب سے اہم یہی مقصد اور وظیفہ تھا کہ دین قویم کی صداقت کو بنی نوع انسان کے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچایا جائے۔ وہ سمجھتے نہیں یقین رکھتے تھے کہ بحیثیت مسلمان انکی پیدائش کا مقصد صرف دعوت الحق۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے اور یہ مقصد کبھی اور کسی حال میں ان سے فوت نہیں ہوا۔ تلواروں کے سایہ میں اور قیدخانہ کی کوٹھڑیوں میں تختہ پھانسی پر۔ تجارت کی منڈیوں میں حکومت کے تخت پر غرض زندگی کی ہر حالت میں انہوں نے تبلیغ اسلام کے مقصد کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ میں مسلمانوں کے تبلیغی کارناموں کی تاریخ بیان کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا ورنہ میں تمھیں بتاتا کہ اس ذوق تبلیغ نے ان سے کس قسم کے معجزات اور کرامات دکھائے ہیں۔ قریش کے مظالم انہیں مکّہ سے نکل کر حبشہ ہجرت کر جانے پر مجبور کرتے ہیں ان مصائب اور شدائد کی یاد نے انہیں حبشہ جاکر آرام سے نہیں بیٹھنے دیا بلکہ تبلیغ کو انہوں نے اپنا فرض سمجھا اور شاہی دربار میں بلا خوف و ہراس اس فرض کو ادا کیا۔ ایرانی اور رُومی تختوں نے انکے قدم چومے اور سریر سلطنت پر بیٹھ کر انہیں عیش و عشرت کی غلامی پیدا نہیں ہوئی بلکہ انہوں نے ساسانی اور رُومی تہذیب کی جگہ اسلامی تہذیب کی تبلیغ اپنا فرض سمجھا غرض وہ دنیا کی حکومت اور خلافت حقّہ کے وارث ہو کر بھی اسی مقدّس فرض کے ادا کرنے میں سرگرم نظر آتے ہیں اور ان کی یہ صدائیں اوقیانوس کے کناروں اور چین کی دیواروں سے جا ٹکراتی ہیں۔ اگر افریقہ کے تپتے ہوئے ریگزاروں میں وہ خدا کا پیغام لیکر پہنچے تو ہندوستان کی سرسبز وادیوں میں بھی توحید کا ڈنکا بجادیا۔ حکومت اور دولت ہی نہیں دار و رسن بھی ان کے اس جذبہ تبلیغ کو نہ روک سکا ٭

حضرت مجدد سرہندی نے جہانگیر کی قید میں دو سال بسر کیئے مگر وہ اس عرصہ میں بدستور تبلیغ ہی کرتے رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جب رہا ہوئے تو ایک سو ہندو قیدی مسلمان ہو چکے تھے۔ وسط یورپ میں اسلام کی تاریخ ایک قیدی کے کارناموں کی ممنون ہے ۔

یہ جذبۂ تبلیغ مردوں ہی سے مخصوص نہ تھا۔ عورتوں نے اپنے حصہ کو کچھ کم ادا نہیں کیا۔ میں عورتوں کے اس ذوق تبلیغ کی داستان آپکو بھی سناؤنگا اور بتاؤنگا کہ مسلمان عورت کے ہاتھ نے اس میدان میں کیا کیا کارنامے کیئے ہیں اور وہ کسی حال میں مردوں سے کم نہیں رہی ہیں۔ ہم سب آج ایک حرزا کی بدولت یہاں جمع ہوئے ہیں مگر جانتی ہو تاتاری مغلوں کو کس نے مسلمان کیا؟ بغداد کی وہ مصیبت عظمیٰ جس نے لاکھوں مسلمانوں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا جسکو قیامت کہا گیا ہے اور وہ ہاتھ جنہوں نے بغداد میں خون کے دریا بہائے وہ انہیں تاتاری مغلوں کے تھے ہلاکو خان نے جو قتل عام کیا تاریخ اسلام میں وہ خون کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

یہ تاتاری مغلوں کی فوج مسلم کش تلوار لیکر حملہ آور ہوئی تھی۔ اس تلوار کو کس نے چھینا اور انہیں اسلام کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری میں خود جان فروشی کا موقعہ کس نے دیا۔ سنو! اور کان کھول کر سنو کہ

یہ تمہاری عظیم الشان فتح کی داستان ہے،

تاتاری مغلوں کو جن ہاتھوں نے زنجیر اسلام میں گرفتار کیا وہ کسی مرد کا ہاتھ نہ تھا بلکہ ان مسلمان اسیر عورتوں کے ہاتھ تھے جنہیں وہ ممالک اسلامیہ سے قید کر کے لے گئے تھے۔ دیکھو وہ مسلمان عورتیں ان کی قید میں تھیں اور لونڈیاں تھیں اپنے وطن اور گھر سے دور اور عزیزوں اور رشتہ داروں کے قاتلوں کے ہاتھ میں اسیر تھیں اگر وہ ان کی سختی اور مجبوری سے اسلام کو چھوڑ دیتیں تو خدا کے نزدیک بھی معذور ٹھیرتی تھیں مگر کیا انہوں نے اسلام کو چھوڑ ان کافروں کا مذہب قبول کیا ہرگز نہیں؟

بلکہ انہوں نے ان کو مسلمان بنالیا اور ایک مسلمان نسل تاتار میں قائم کردی

اس قید اور بند پر دنیا کی ساری آزادیاں قربان اور ان قیدی مستورات پر آزاد مسلمانوں کو آج فخر ہے اور ہم سب ناز کرتے ہیں کہ

بلاد تاتار میں آج اسلام ان قیدی عورتوں کے ہاتھ سے پہنچا ہے

اور پھر یہ تاتاری مغول اسلام کو ہندوستان تک پہنچانے کا ذریعہ ہوئے۔ چغتائی خاندان مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن تھا مگر ہلاکو خان کی بیوی قرہ نے اسے مسلمان کر لیا اور اسی کے اثر سے عمائد میں اسلام پھیل گیا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح حبش میں اشاعت اسلام کی تاریخ میں ہمیں ایسی عورتوں کا پتہ ملتا ہے جنہوں نے اشاعت اسلام کا کام کیا ہے ایسے اور متعدد حبشی رئیسوں کے تذکرے تاریخ میں ملتے ہیں جو اپنی مسلمان بیویوں کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوئے ؛

میں جب مکہ معظمہ میں تھا۔ مجھے شیخ سنوسی سے جو حج کرنے آئے ہوئے تھے۔ اور مکہ معظمہ میں انکا بہت بڑا تکیہ ہے ملاقات کا موقع ملا اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیام انکو پہنچانے کی عزت اور سعادت حاصل کی۔ اثنائے گفتگو میں سنوسی سلسلے میں تبلیغ کے متعلق بھی یہی سوال کیا تو مجھے یہ معلوم کر کے حیرت نہیں ہوئی کہ وسط افریقہ میں وہ مستقل طور پر عورتوں سے تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام لیتے ہیں۔ اور اس کا طریق جو انہوں نے رکھا ہے وہ یہی ہے کہ زنانہ مدارس کھول رکھے ہیں اور افریقہ کے وحشیوں کی اولاد کو اسلامی تعلیم دیکر مسلمان بنایا جاتا ہے غرض اشاعت اسلام کے کام میں عورتوں نے حیرت انگیز کارنامے دکھائے ہیں ؛

اب آؤ میں آپ کو اسلام کے ابتدائی ایام میں لے چلوں اور دکھاؤں کہ تبلیغ اسلام کے کام میں عورت کا ہاتھ کیا کیا گل کاریاں کرتا ہے ؛

تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے سب سے پہلے جس چیز کی ضرورت ہے وہ خود اپنے اندر اسلام اور ایمان کی بشاشت پیدا کرنا ہے جبتک خود انسان لذت ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہو ذوق تبلیغ اس میں پورے طور پر پیدا نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی تو اسکی قوت تاثیر کمزور ہوتی ہے۔ مسلمان عورتوں نے اسلام کو قبول کر کے جس قوت ایمانی کا ثبوت دیا ہے وہ بے نظیر ہے۔ کسی ابتلا کسی قسم کی تکلیف و شدائد نے انہیں اسلام سے منہ موڑنے نہیں دیا۔ انکا قدم ہر ایسے موقع پر پیچھے نہیں بلکہ آگے بڑھا ہے ؛

قبول اسلام کے سلسلہ میں عورت کو مرد پر فضیلت حاصل ہے ممکن ہے بعض مرد میرے اس خیال کے خلاف ہوں لیکن میری تحقیقات میرا علم و فکر مجھے یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے اور میرے پاس اسکے دلائل ہیں میں صرف دو بیان کرونگا ؛

اول قبول حق کے لئے ضرورت ہے رقت قلب استعداد اثر پذیری کی اور خدا تعالیٰ نے قدرتی طور پر عورت کو جسقدر رقیق القلب بنایا ہے اور اس میں قبول اثر کی جسقدر استعداد دی ہے وہ ظاہر ہے۔ دوسرے واقعات اسکی تائید کرتے ہیں عام طور پر دنیا کے ہر مذہب و ملت میں جسقدر مذہب پرستی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا جوش اور جذبہ عورتوں میں ہے وہ مردوں میں نہیں میں خود مرد ہو کر اپنی اس کمزوری کا اعتراف کر رہا ہوں اور اس حق کے اظہار میں شرم نہیں کرتا عیسائیوں ۔ ہندوؤں اور دوسرے مذاہب میں عورتوں کی حالت کا اگر تم معائنہ کرو تو معلوم ہو جائے کہ وہ مذاہب عورتوں پر کھڑے ہیں خود مسلمانوں میں بھی عورت مذہب کی پرستار ہے گو اسوقت حقیقت اسلام اس مذہب میں نہ رہی ہو بلکہ اسکی جگہ رسم و رواج اور بدعات نے لے لی ہو مگر ان تمام مشرکانہ بدعات پر مسلمان عورتیں الاماشاء اللہ اپنا مذہب سمجھ کر عامل ہیں ۔ یہی نہیں بلکہ میں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ایک ایسا واقعہ پیش کرتا ہوں جس کی تردید نہیں ہو سکتی اور وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی دعوت کو قبول کیا وہ ایک عورت تھی

ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ

یہ ایک ایسی فضیلت عورت کو حاصل ہے کہ مرد اسے نہیں پا سکتا بے شک یہ کہا جائیگا کہ سب سے پہلا پیغام عورت ہی نے سنا اور وہ سنکر مسلمان ہو گئی مگر یہ بھی تو فضل ربی تھا ۔

کیا ہر مرد نے جس نے سب سے پہلے آپ کی دعوت کو سنا تو قبول کر لیا ؟ نہیں بلکہ بعض ایسے قسی القلب تھے کہ انہوں نے نشان پر نشان دیکھا مگر وہ انکار اور مخالفت میں ترقی کرتے چلے گئے اور اسی عداوت و مخالفت پر انکا خاتمہ ہو گیا ۔

دعوت و اشاعت اسلام کے سلسلہ میں عورتوں کی کوششوں کے نتائج دو قسم کے نظر آتے ہیں شخصی دعوتیں اور قومی دعوتیں یعنی بعض اوقات ایک ایک آدمی کو کسی مسلمان خاتون کی کوشش اور ترغیب سے اسلام نصیب ہوا اور بعض اوقات قوم کی قوم اور قبیلہ کا قبیلہ داخل اسلام ہو گیا ۔ شخصی دعوت کی مثالیں اسقدر کثرت سے ہیں کہ میں اگر صرف انکو ہی بیان کرنا چاہوں تو میرے لئے ممکن نہیں تاہم میں چند مثالیں پیش کرتا ہوں عورتوں نے وہ عظیم الشان انسانوں کو داخل اسلام کیا بلکہ مجھے یوں کہنا چاہئیے کہ ایسے دو شخصوں کو اسلام کی دعوت دی جو بعد میں اسلام کے بہت بڑے حامی و ناصر اور بالآخر امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین ہوئے ۔ ان سے میری مراد حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمانؓ ہیں ۔ جانتی ہو کہ یہ بزرگ ہستیاں کس طرح اسلام میں آئیں ؟ انکی تبلیغ اور تحریک میں کسی مرد کا ہاتھ کام کرتا نظر نہیں بلکہ عورت ہی کے ہاتھ کا یہ کرشمہ ہے ۔

سعدیٰ قریش کی ایک فصیح و بلیغ خاتون تھیں حضرت عثمانؓ ان کے بھانجے تھے جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا تو حضرت عثمانؓ ان سے مشورہ لینے کے لئے گئے۔ سعدیٰ نے ایسے طور پر حضرت عثمانؓ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنا اثر کیئے بغیر نہ رہا اور نتیجہ یہ ہُوا کہ حضرت عثمانؓ مسلمان ہو گئے۔ اور پھر اُنہوں نے اسلام کی خدمت اور اشاعت میں جو حصّہ لیا اور اپنے نیک نمونہ سے جو اثر اور مقام حاصل کیا وہ سب کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو تعلقات فرزندی کی نسبت پیدا ہو گئی۔ اور حضرت فاروق اعظم کے بعد مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے +

اسی طرح حضرت عمر فاروق اعظم کے اسلام لانے کی داستان نہایت درد انگیز ہے مگر ان کے اسلام لانے کی کیفیت ایسی ہے کہ وہ آج بھی اور ہمیشہ ہی ایک کیفیت اور وجد پیدا کر دیتی ہے فاروق اعظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا عزم اور عہد کر کے گھر سے نکلے تھے۔ انکی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہو چکی تھیں اور وہ کئی بار حضرت فاروق کے ہاتھوں بہت بُری طرح پٹ چکی تھیں لیکن آخر انکا استقلال اور ثبات قدم اپنا اثر پیدا کیئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور آخری مرتبہ فاروق اعظم کو جب اُنہوں نے تبلیغ کی تو ایسا اثر ہُوا کہ آخر مسلمان ہو گئے۔ کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کیلئے دعا فرمایا کرتے تھے اور یہ آپ کی قبولیت دُعا کا ایک اعجازی نشان تھا مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ قبولیت دعا کا یہ معجزہ حضرتِ فاطمہ بنت خطاب کے ذریعہ ظہور میں آیا۔ جسکی ایمانی قوت نے اسکے کلام میں وہ کیفیت اور اثر پیدا کر دیا کہ وہ عمر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے نکلا تھا آخر آپکے قدموں میں جا گرا اور اس کی تلوار اور طاقت

اسلام کی نصرت اور تائید کیلئے کام آنے لگی

حضرت فاروق اعظم کے ذریعہ جو نصرت اسلام کی ہوئی اور جس طرح وہ آفاق میں پہنچ گیا وہ اسلامی تاریخ کا ایک شاندار باب ہے مگر اس باب کے قائم کرنے والی ایک عورت تھی مبارک ہے وہ خاتون فاطمہ بنت خطاب جس نے اسلام کو ایسا جلیل الشان انسان عطا فرمایا ٭

پھر تاریخ اسلام میں ایک عظیم شخصیت اپنی قوت اور بہادری کے مظاہرے کرتی نظر آتی ہے اسکی تلوار نے سلطنت اسلام کے پرچم کو کہیں سے کہیں پہنچا یا ہے وہ عکرمہ بن ابو جہل کا وجود ہے حضرت فاروق اعظم کے عہد خلافت کے رتنوں میں سے ایک رتن ہیں باپ عدو اسلام تھا اور بیٹا اسلام کا وفادار اور جان نثار فرزند۔ جس نے ایرانیوں اور رومیوں کی خطرناک جنگوں میں اپنی مردانگی کے جوہر دکھائے اور قوت اسلام کو بالا کیا مگر کیا تمھیں معلوم ہے کہ اسکو اسلام میں لانیکا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجب اور ذریعہ کون تھا؟ کیا کوئی مسلمان مرد؟ نہیں نہیں

ایک مسلمان عورت جو انکی بیوی تھی

عکرمہ کی بیوی پہلے اسلام لائی تھیں اور عکرمہ یمن کی طرف بھاگ گیا تھا۔ بیوی نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرور شوہر کے لئے امان طلب کی اور عکرمہ سے مل کر اسکو تبلیغ کی اور کہا کہ کیا تم ایسے شخص کے دامن سے دُور رہتے ہو جو رحمۃ للعالمین ہو کر آیا ہے اور پھر عام فتح میں انکو ساتھ لائیں اور خدمت اقدس میں پیش کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی نظر کیمیا اثر نے اس بھگوڑے عکرمہ کو اسلام کی دولت کے ساتھ ہی جلیل القدر پہلوانِ اسلام بنا دیا۔ پھر اُس نے جو کارہائے نمایان کیئے تاریخِ اسلام ان کی گواہ ہے ÷

ابو طلحہؓ ایک جلیل القدر صحابی ہیں مگر انکو اسلام کی نعمت ایک عورت کے ذریعہ ملی۔

حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ ایک بہت بڑے صحابی ہیں جن کو بچپن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت کا فخر حاصل ہُوا۔ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا مسلمان ہو چکی تھیں مالک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور وہ اپنے آبائی مذہب پر قائم رہنا چاہتے تھے مگر بیوی انہیں مسلمان ہونے پر اصرار کرتی تھیں. اس لئے دونو میں کشیدگی ہوئی اور مالک ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔ ابو طلحہ اسی قبیلہ کے نوجوان تھے انہوں نے پیغام شادی دیا مگر ام سلیم کو یہی عذر تھا ابو طلحہ مشرک تھے اور اسلئے وہ نکاح نہیں کر سکتی تھیں ÷

ام سلیم نے انکو تبلیغ کی اور دعوت اسلام دی جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ کچھ دنوں کے غور و فکر اور وعظ و نصیحت سے آخر وہ مسلمان ہو گئے۔ اور حضرت انسؓ کی والدہ سے انکا نکاح ہو گیا اور مہر معاف ہو گیا کہ یہی اسلام مہر ہے حضرت انسؓ کہا کرتے تھے کہ یہ مہر نہایت عجیب و غریب مہر تھا ÷

یہ تو چند مثالیں میں نے شخصی دعوت کی پیش کی ہیں ایسے واقعات بھی تاریخ اسلام میں موجود ہیں جہاں قبیلہ کا قبیلہ ایک مسلمان عورت کی دعوت و تبلیغ سے مسلمان ہو گیا۔ قبیلہ بنی طے تمام کا تمام صرف ایک عورت کی کوشش سے اور دعوت و تبلیغ پر مسلمان ہو گیا صفیہ بنت حاتم قیدیان جنگ میں اسیر ہو کر آئیں وہ سر جھکائے ہوئے نہایت ندامت اور حسرت کے ساتھ ایک طرف کھڑی تھیں جب دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے عرض کیا کہ میں حاتم کی بیٹی ہوں اور میرا باپ قیدیوں کو زرفدیہ دے کر چھڑاتا تھا اور اب مجھے شرم آتی ہے کہ میں اپنے آپ کو روپیہ دیکر رہائی دلاؤں حضورؐ کا نام میرا شفیع ہے آپؐ نے اسے رہا فرما دیا اور عزت و اکرام سے اسکے اپنے قبیلہ میں واپس کر دیا۔ حاتم کے لئے دعا فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اکرام اور یہ رحم اسکی ہدایت کا موجب ہو گیا آپنے اپنے قبیلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں جا کر کہا کہ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ تم ایسے شخص سے اعراض کرتے ہو جو رحمت و رافت کا مجسمہ ہے اس کی تقریر ایسی مؤثر ہوئی کہ تمام قبیلہ نے اسکی دعوت پر لبیک کہا اور حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے

اسی قسم کا ایک اور واقعہ بخاری کی کتاب التیمم میں مذکور ہے کہ ایک سفر میں مسلمانوں کی ایک جماعت جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک تھے سفر سے واپس آ رہے تھے راستہ میں پانی کی سخت تکلیف ہوئی دُور دُور تک پانی کا پتہ نہ تھا۔ صحابہ کرام تلاش میں نکلے تو اتفاقاً ایک عورت ایک مشکیزہ لئے ہوئے ملی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہاں سے کامل ایک دن کی راہ پر پانی ہے اس عورت کو دربار رسالت میں لے آئے اور آپ نے اس پانی کے لئے دعا برکت فرمائی اور سب نے سیراب ہو کر پی لیا اور پھر عورت کو کچھ غلہ وغیرہ دیکر رخصت کیا یہ عورت ایک ایسے قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی جو اب تک مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس قبیلہ کو ہمیشہ کے لئے امان مل گئی اطراف کے قبیلوں سے زور آزمائی ہوتی رہتی مگر اس قبیلہ سے کبھی تعرض نہ ہوتا۔ وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی جماعت کا ذکرِ خیر کرتی رہتی۔ دراصل وہ اپنے دل میں مسلمان ہو چکی تھی آخر ایک دن اس نے اپنی دعوت کا اظہار کیا اور اہل قبیلہ کو مخاطب کر کے کہا کہ

کیا تم نہیں دیکھتے ہو کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ یہ رحیم و کریم جماعت ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے،

کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ اسی مقدس جماعت میں داخل ہو جاؤ۔ اس پر سارا قبیلہ اسلام لے آیا

غرض مسلمان خواتین کی خدمات دعوت و تبلیغ کی داستان بہت طویل اور لذیذ ہے میں چاہتا ہوں کہ لجنہ اسیر ایک مستقل رسالہ تالیف کرے یا کرائے یہ ایک ایسا کام ہے جس سے احمدی خواتین کے اندر دعوت و تبلیغ کی ایک نئی روح پیدا ہو سکتی ہے اگر خدا تعالیٰ کا فضل اور توفیق شامل حال ہو ٭

اشاعت اسلام کے ساتھ ہی نو مسلموں کے تکفل کا سوال آ جاتا ہے۔ اور اہلِ اسلام میں اسلام کا قبول کرنا اور تلوار کی دھار پر سے گذرنا برابر تھا بلکہ میں کہتا ہوں کہ تلوار کی دھار پر سے گذر جانا اسوقت آسان تھا اس لئے کہ ہر فرد شمشیر زن واقع ہوا تھا مرنا اور مارنا انکے لئے آسان تھا مگر قبول اسلام اس سے مشکل تھا۔ قبول اسلام کے ساتھ ہی ہر قسم کی مصائب اور مشکلات کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔ اور ہر نو مسلم کو اپنے گھر بار مال و اسباب سے الگ ہو جانا پڑتا تھا۔ جہاں عورتوں نے ان مصائب کے برداشت کرنے میں بزدلی نہیں دکھائی وہاں انہوں نے نو مسلموں کے تکفل و خبر گیری میں بھی کمی نہیں کی۔ وہ برابر ان کی خبر گیری کرتی تھیں اور ان کیلئے اپنے آرام و راحت کو قربان کر دینا آسان سمجھتی تھیں ٭

اشاعت اسلام میں عورتوں کے ہاتھ کے کارنامے میں بتا چکا اب میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفاظت اسلام کے لئے عورت کا ہاتھ کس طرح کام کرتا نظر آتا ہے۔ حفاظت اسلام کے دو بڑے ذریعے تھے اور ہیں اوّل یہ کہ انفرادی اور قومی حیثیت سے اسلام کو مضبوط کیا جائے دوم دشمنوں کے حملہ کے وقت ان کا مقابلہ پوری قوّت اور جمعیت سے کیا جائے +

کوئی قوم یا جماعت اپنی قوّت اور طاقت کو قائم نہیں رکھ سکتی جب تک اسکے افراد اپنی قوّت کو قائم نہ رکھیں اسلئے کہ جماعت افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ حفاظت اسلام کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر مسلمان اپنی اسلامی قوّت کو مضبوط کرے تو ظاہر ہے کہ ایسے مسلمانوں سے جو جماعت قائم ہوگی وہ بجائے خود مضبوط اور قوی ہوگی +

ذاتی اور شخصی مضبوطی پھر دو قسم کی ہے۔ ایک یہ کہ ہم اپنے عقائد میں ایسے پکّے ہوں کہ دنیا کی کوئی ترغیب کوئی خوف اور دہشت ہم کو اپنے مقام ایمان سے جنبش نہ دے سکے۔ اور کوئی طاقت ہم کو حیران نہ کر سکے جب یہ روح ہم میں پیدا ہو جائے گی تو ہماری جماعت اور قوم آپ ہی مضبوط اور قوی ہو جائے گی پس اسی نقطہ خیال سے جب ہم مسلمان عورتوں کو دیکھتے ہیں تو انکے حیرت انگیز کارناموں سے تاریخ اسلام کو بھرا ہوا پاتے ہیں +

اسلام کو قبول کرنے کے بعد کسی تکلیف اور مصیبت نے انکے قدموں کو نہیں ڈگمگایا۔ عہد اوّل کی مسلمان عورتوں پر جس قسم کے مظالم توڑے گئے۔ ان کی نوعیت بہت بھیانک اور شرمناک ہے +

یہ داستان بھی نہایت طویل اور دردناک ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو میں اسے تفصیل سے سنا سکتا ہوں اور نہ آپ اسے سُن سکتی ہیں۔ اسلئے کہ کوئی پتھر کا دل رکھنے والا بھی اسے تمام و کمال نہیں سُن سکتا +

عورت نے قبول اسلام کے بعد جس مردانگی جرأت اور استقلال کے ساتھ اپنے ثبات قدم اور وفا کا ثبوت دیا ہے وہ ایک بے نظیر چیز ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج بھی اور ہمیشہ دین العجائز اور ایمان العجائز ضرب المثل ہو گیا ہے۔ جس طرح پر عورت کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ سب سے پہلے اسلام کو قبول کرنے والی ہے اسی طرح اسے یہ فخر بھی حاصل ہے کہ **اسلام میں سب سے پہلی شہادت جسکو حاصل ہوئی وہ عورت تھی**۔ اور اس نے اپنے خون سے اسلام کی صداقت اور عورت کی جانبازی محبت اسلام پر مُہر کر دی +

قوموں کی ترقی ہمیشہ شہیدوں کے خون سے ہوا کرتی ہے کوئی قوم ترقی کر ہی نہیں سکتی جب تک اس میں قربانی کی روح نہ ہو۔ اسلام میں اسی روح کا وجود ایک عورت کے ذریعہ سب سے پہلے ظاہر ہوا۔ یہ خاتون بزرگ حضرت سمیّہ تھیں۔ انہوں نے ابتدائی سالوں میں دعوت اسلام سُنی اور اسے قبول کیا۔ قبول اسلام میں انکا ساتواں نمبر تھا یہ عمار بن یاسر کی والدہ ہیں۔ مشرکین کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے قسم قسم کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذیتیں دینی شروع کیں سب سے زیادہ دُکھ دینے والی اذیت یہ تھی کہ مکہ کی جلتی ہوئی ریت میں لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کر دیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اسی حالت میں اُدھر سے گذرے آپ قیاس کر سکتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسوقت کیا گذری ہوگی مگر مجبوری اور بے بسی تھی۔ آپ نے فرمایا آلِ یاسر صبر کرو تمہارا مقام جنت میں ہے کفار نے جب دیکھا کہ یہ اذیتیں اور تکلیفیں حضرت سمیہ کو اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتی ہیں بلکہ انکے ایمان کی مضبوطی کو بڑھا رہی ہیں تو ابو جہل نے انکی ران میں برچھی مار کر شہید کر دیا۔ اور اس طرح پر شہیدہ صادقہ نے

مکّہ کی وادیوں میں سب سے پہلے اپنے خون سے صداقت اسلام کا اعلان کیا

یہ سب سے پہلی قربانی ہے جو اسلام میں دی گئی اور یہ ایک معمّر خاتون نے اپنی جان سے دی۔ یہ ایک مثال ہے۔ عورتوں نے قبول اسلام کے بعد کسی مصیبت کو مصیبت نہیں سمجھا اور ہر قسم کے دُکھ اُٹھانے کو آسان جانا حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ نے جو تکلیفیں اُٹھائی ہیں ان کو پڑھکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں حضرت عمرؓ مارتے مارتے تھک جاتے تھے تب چھوڑتے تھے مگر کیا اس تکلیف نے انہیں ترکِ اسلام کی طرف متوجہ کیا ہرگز نہیں انکا استقلال اور استقامت آخر حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا موجب ہو گئی *

مَیں کس کس مقدّس خاتون کی خونچکاں داستان تمہیں سُناؤں آپ روؤں یا تمہیں رُلاؤں۔ اُنہوں نے جلتی ہوئی ریت پر شکنجوں میں کسے جانے پر اور آخر جان دیدینے پر بھی اسلام سے ارتداد اختیار نہ کیا

دُخترانِ احمدیّت! ان نظائر پر غور کریں کہ یہ اسوقت کے واقعات ہیں جب اسلام بیکس و بے بس تھا۔ فقر و فاقہ کا زور تھا مال و دولت کی کمی تھی جماعت و جتھا مفقود تھا۔ دُنیا کی کوئی طاقت اور کوئی جمعیت انکے ساتھ نہ تھی ہاں ان کے پہلو میں ایک مضبوط دل تھا جو قوّتِ ایمانی میں سرشار تھا اور بشاشت اسلام سے لبریز جس نے انکو ان سب مصائب کے برداشت کی قوّت عطا کر دی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ

انہیں تاریخ میں ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا

یہ قربانیاں اور یہ واقعات تمہارے لئے محض کہانیاں نہیں ہیں اور مَیں نے اس لئے پیش نہیں کی ہیں کہ ہم انہیں دردمند دل اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ سُن لیں بلکہ یہ قربانیاں ہم سے مطالبہ کرتی ہیں کہ ہم بھی اسلامی احکام میں اسی طرح پختگی۔ استقلال عزم و ثبات پیدا کریں تا ہم میں بھی وہ قربانی کی رُوح اور قوّت پیدا ہو جائے جو قربانی کرنے والوں کو بجائے خود زندہ جاوید بنا دیتی ہے اور قوموں کی زندگی کا موجب بن جاتی ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض حفاظت اسلام کے انفرادی اور ذاتی پہلو میں پہلی بات یہ ہے کہ ہر متنفس اس راہ میں ہر مصیبت اور دکھ اٹھانے کو تیار ہو جائے اس کے بعد اسکو یہ قوت عطا ہو جاتی ہے کہ وہ احکام اسلام کی پابندی کے لئے ایک قدرتی جوش اور تحریک اپنے اندر محسوس کرے۔ احکام اسلام کی پابندی میں عورتوں کے کارناموں کے نظائر بھی بہت بڑی تفصیل چاہتے ہیں۔ مگر میں اسے عورتوں کے جنگی خدمات اور کارناموں میں محدود کر دیتا ہوں ❖

جنگی خدمات اور کارنامے

اشاعت و حفاظت اسلام کے سلسلہ میں سب سے اہم خدمت جہاد ہے یہ کئی قسم کا ہوتا ہے دعوت و تبلیغ بھی ایک جہاد ہے اور یہ کبھی قلم سے اور کبھی زبان سے ہوتا ہے اپنے نفس کی اصلاح و تہذیب بھی ایک جہاد ہے بلکہ جہاد اکبر ہے اپنے ملک اور قوم کو دشمن کے حملوں سے بچانا اور حملہ کے وقت اسکا مقابلہ اور دفاع بھی ایک جہاد ہے اور یہ تلوار کا جہاد کہلاتا ہے اصلاح و تہذیب نفس میں ایک قسم کی اخلاقی قوتوں کا نشوونما ہوتا ہے اور دعوت و تبلیغ میں ایک اور قسم کے اخلاق کی تربیت ہوتی ہے جہاد بالسیف میں شجاعت اور بہادری کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ مسلمان خواتین نے قبول اسلام اور پھر اسلام میں اپنے رسوخ اور استقلال اور اسکے لئے ہر قسم کے ایثار اور قربانی کا جو نمونہ دکھایا ہے وہ بے نظیر ہے اسی طرح میدان جنگ میں جس جوش۔ اخلاص اور عزم و استقلال سے اپنی اپنی شجاعت کا اظہار کیا ہے وہ بھی اپنی نظیر آپ ہی ہے ❖

یورپ کے گولڈن ڈیڈسی میں سب سے زرین کارنامہ اس بہادر عورت کا دکھایا گیا ہے جس نے نپولین کے مقابلہ میں ایک سپاہی کا کام کیا جس کا شوہر توپ چلاتے ہوئے مارا گیا تھا اور خطرناک جنگ ہو رہی تھی اس کی قوم کو شکست ہو جانے والی تھی کہ وہ برستی ہوئی گولیوں میں اس توپ کے پاس پہنچی جس کا توپچی مر چکا تھا اور اسے معلوم نہ تھا کہ وہ کون ہے مگر اس نے اس فکر اور سوچ کے بغیر توپ کو داغ دیا اور آخر معرکہ تک اس کا دست ہمت شل نہیں ہوا۔ اختتام جنگ پر اسے معلوم ہوا کہ جس بہادر سپاہی کی قائم مقامی کا فرض اس نے ادا کیا تھا وہ خود اسکا شوہر تھا۔ اسی طرح جان آف آرک کے کارناموں کو آج سکول کا بچہ بچہ جانتا تھا کہ اس نے آرلینز کے محاصرہ میں کیا معجزہ شجاعت دکھایا لیکن اسے اپنی خدمت کا صلہ کیا ملا وہ اس غیر معمولی شجاعت کی وجہ سے جادوگر سمجھی گئی اور زندہ جلا دی گئی ❖

یورپ ایسی عورتوں پر فخر کرتا ہے اور اسے کرنا چاہیئے۔ لیکن خواتین اسلام نے شجاعت اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہادری کے جن صحیح جذبات کا مظاہرہ کیا ہے وہ ہماری قومی تاریخ میں نیزوں کی انی اور تلوار کی دھار پر نمایاں ہیں مگر افسوس ہمارے کان ان سے آشنا نہیں ❊

وہ روحِ عمل اور وہ قوتِ جوش جو اُن کارناموں کے مطالعہ سے پیدا ہو سکتی ہے ہم اس سے محروم ہیں۔ بہت سی مثالیں ایسی ملیں گی جن میں فی الحقیقت فتح وظفر کا تاج عورتوں کی مردانگی اور شجاعت کے سر پر رکھا گیا ہے۔ انکے نیزے ہمیشہ بلند اور انکی تلواریں نیام سے باہر رہی ہیں۔ مسلمان خواتین نے نہ صرف میدان جنگ میں دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جان دی ہے بلکہ انھوں نے میدان جنگ میں بہت بڑا کام کیا ہے۔ آج جنگ کا دستور العمل اور اسکی فوجی تربیت کچھ اور ہے۔ سپاہیوں کے کھانے کھانے کے لئے ایک جدا محکمہ ہوتا ہے۔ ہسپتال کے اندر کام کرنیوالے ڈاکٹروں کا الگ خیمہ ہے زخمیوں کو اٹھانا اور لے جانا یہ ایک خاص گروہ کرتا ہے مگر شاباش! اے دخترِ اسلام! تو نے باوجود اپنی تمام نزاکت کے میدان جنگ میں اپنی شجاعت کا بے نظیر ثبوت دیا ہے۔ اسلامی جنگوں میں زخمیوں کو پانی پلانا۔ فوجوں کے کھانے کا انتظام کرنا۔ مُردوں کے دفن کرنے کے لئے قبریں کھودنا۔ مجروح سپاہیوں کو معرکہ جنگ سے اُٹھا لانا۔ زخمی سپاہیوں کی تیمارداری اور مرہم پٹی کرنا ضرورت کے وقت فوج کی ہمت بڑھانا اور ان کی مدد کرنا یہ سب کام عورتوں سے مخصوص تھے۔ اور یہ تمام کام صحابیات اور اکثر اوقات خود ازواج مطہرات کرتی تھیں۔ آج ہم اسلام کی وسعت حکومت اور اس کی پُرشوکت سلطنت پر ناز کرتے ہیں مگر اس وسعت اور شوکت میں

مسلمان عورتوں کے ہاتھ سے حیرت انگیز کام کیئے ہیں

مسلمان خواتین کے جنگی کارناموں کی تفصیل ایک دفتر چاہتی ہے میں تمھیں کہونگا کہ تم خود اس دفتر کو پڑھو میں اس مختصر وقت میں کیا بتا سکتا ہوں تاہم میں چند واقعات پیش کیئے بغیر بھی نہیں گزر سکتا

احد کی جنگ میں جب کافروں نے عام حملہ کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف چند جان نثار رہ گئے تو ام عمارہ اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئیں اور سینہ سپر ہو کر کھڑی ہو گئی جب کفار آپؐ کی طرف بڑھتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھی۔ حضرت سرور کائنات کے تحفظ کے لئے اُنھوں نے اپنی جان کی ذرا بھی پروا نہ کی کندھے پر ایک کاری زخم کھایا مگر انہیں خوشی تھی اور فخر تھا کہ

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے یہ زخم کھا رہی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح جنگ مسیلمہ میں انہوں نے اس جوانمردی سے مقابلہ کیا کہ بارہ زخم کھائے اور ایک ہاتھ کٹ گیا۔

غزوہ خندق میں حضرت صفیہ نے جس بہادری سے ایک یہودی کو قتل کیا اور یہودیوں کے حملے کو روکنے کی جو تدبیر اختیار کی وہ بجائے خود نہایت حیرت انگیز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ یہودیوں سے لڑ رہے تھے کہ بنو قریظہ لڑتے لڑتے اس مقام کے قریب پہنچ گئے جہاں مسلمان عورتیں اور بچے تھے مسلمان عورتوں اور بنو قریظہ کے درمیان کوئی ایسی فوج نہ تھی جو انکی حفاظت کر سکے اسی اثنا میں ایک یہودی اس طرف آ نکلا۔ خوف یہ تھا کہ اگر یہ یہودی بنو قریظہ کو خبر کر دے کہ یہاں میدان خالی ہے تو وہ حملہ کر کے عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیں حضرت صفیہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اور حضرت زبیر کی والدہ تھیں حسان بن ثابت کو کہا کہ اسے قتل کر دو حضرت حسان نے مضائقہ کیا تو انہوں نے خود خیمہ کی ایک چوب لیکر اسکو ہلاک کر دیا۔ اور اس طرح پر تمام مسلمان عورتوں اور بچوں کو بچا لیا۔

کہا جا سکتا ہے کہ یہ دَورِ اوّل کی باتیں ہیں جب مسلمانوں کی جماعت نہایت قلیل تھی۔ اسلئے عورتیں جنگ میں حصہ لیتی تھیں عورتوں نے ہمیشہ اسلامی جنگوں میں اپنی شجاعت کے جوہر کو ظاہر کیا ہے فاروقی عہد اپنی شوکت و جلال کے لئے مشہور ہے مسلمانوں کی حکومت کا دامن بہت وسیع ہو چکا تھا مگر ہم اس زمانے کی جنگوں میں بھی عورتوں کو برابر شریک پاتے ہیں یہ وہ وقت تھا کہ اسلام کو جزیرہ نمائے عرب سے باہر قدم رکھنے کے لئے ان دو بڑی طاقتوں سے مقابلہ کرنا پڑا جو دنیا میں روم اور ایران کے مہیب ناموں سے مشہور تھیں رومیوں کی وہ سب سے خونریز جنگ جہاں ان کی قسمت کا آخری فیصلہ ہوا جنگ یرموک ہے اور ایرانیوں کی وہ سب سے آخری جنگ جہاں کیانی قوت و طاقت کا آخری مظاہرہ ... کیا گیا قادسیہ کی جنگ ہے یہ دونو معرکے تاریخ اسلام میں عظیم الشان معرکے ہیں جنہوں نے اسلام کے دنیا میں پھیلنے کے لئے راستہ صاف کر دیا۔ مگر جانتی ہو کہ ان دونو میدان جنگ میں کامیابی اور فتح کس کی رہین منت ہے؟ مجھ سے سنو!

مسلمان خواتین کی زور بازو اور انکی فصاحت و بلاغت کی

قادسیہ کی جنگ میں ایرانی ایکلاکھ سے زائد اور مسلمان تیس ہزار کے قریب گویا چار اور ایک کا مقابلہ تھا ذرا غور سے سنو! ایک بوڑھی عورت جو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھی ہے اپنے بیٹوں کو کیا کہکر میدان جنگ میں بھیج رہی ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پیارے بیٹو! تم اسلام لائے پھر تم پھرے نہیں۔ تم نے ہجرت کی تو تم کو کسی نے ملامت نہیں کی۔ تمہارا وطن تمہارے ناموافق نہ تھا۔ نہ تم پر قحط پڑا۔ تم نے اپنی بوڑھی ماں کو اپنے ساتھ لاکر اہل فارس کے سامنے ڈالدیا خدا کی قسم تم ایک باپ کے بیٹے ہو میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی اور نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا جاؤ اور مردانہ وار لڑو اور آخر وقت تک لڑو۔"

ماں کے ان کلمات نے کیا اثر کیا میں بیان نہیں کر سکتا وہ چاروں بجلی کی طرح دشمن پر ٹوٹ پڑے جب وہ نظروں سے غائب ہوگئے تو بڑھیا نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ خدایا میرے بچوں کو کامیابی عطا فرما۔ اختتام جنگ پر وہ مظفر و منصور ماں کے قدموں میں مال غنیمت لیکر حاضر ہوئے۔ اسی طرح عرب کی مشہور شاعرہ خنساء بھی اسی جنگ میں اپنے چاروں بیٹے لیکر شریک تھی۔ اور اسلامی لشکر کو جوش ہی نہ دلاتی تھی بلکہ اپنے بیٹوں کو جرأت دلا کر جنگ کے لئے تیار کر رہی تھی وہ دشمن پر پل پڑے اور داد شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوگئے خنساء ان بہادروں کی شہادت پر رنج و غم کے اظہار کی بجائے فخر کرتی تھی کہ

خدمت اسلام میں وہ شہید ہوگئے

یرموک کی جنگ میں اسماء بنت ابو بکر۔ ام ابان۔ ام حکیم۔ خولہ۔ ہند اور ام المومنین جویریہ نے بڑی دلیری سے جنگ کی تھی۔ اسماء بنت یزید ایک انصاری لڑکی نے خیمہ کی چوب سے ۹ رومیوں کو قتل کر دیا تھا۔ ان معرکوں کے تفصیلی واقعات مسلمان خواتین کی شان بلند کا اظہار کرتے ہیں ؂

اجنادین کی جنگ میں مسلمان عورتوں نے جو داد شجاعت دی ہے وہ ایسی بے نظیر اور قابل قدر ہے کہ ایڈورڈ گبن نے اپنی تاریخ میں اس واقعہ کو نقل کر کے مسلمان عورتوں کی عفت عصمت اور دلیری کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"یہ وہ عورتیں ہیں جو شمشیر زنی۔ نیزہ بازی اور تیر اندازی میں نہایت ماہر تھیں یہی وجہ ہے کہ نازک سے نازک موقعہ پر بھی اپنے دامن عصمت کو محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوتی تھیں"

غرض وہ ہر میدان میں پوری شجاعت اور دلیری و جانبازی کے ساتھ حفاظت اسلام کا کام کرتی نظر آتی ہیں۔ میں نے اب تک بتایا ہے کہ عورت کا ہاتھ دعوت و تبلیغ میں اور حفاظت اسلام اور وسعت اسلام میں برابر کام کرتا نظر آتا ہے۔

عورت نے قبول اسلام کے بعد اپنے ثبات قدم اور استقامت اور خدا کی راہ میں ہر قسم کے مصائب مشکلات کو برداشت کر کے اسلام کی صداقت کا عملی ثبوت دیا اور دعوت و تبلیغ کر کے دوسروں کو داخل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کیا۔ پھر دشمنوں سے دفاع کے لئے اپنی جانوں کی پروا نہیں کی اسی سلسلہ میں ان کا عدیم المثل ایثار ایسا ہے کہ جس نے اسلام کی ترقی میں بہت بڑی حرکت پیدا کر دی +

عزیزوں اور رشتہ داروں سے قطع تعلق بجائے خود بہت بڑی بات ہے مگر مسلمان خواتین نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو حفاظت اسلام کی کوشش میں شہید ہوتے دیکھا اور اُف نہ کی۔ جنگ احد میں حضرت حمزہ رضؓ شہید ہو گئے۔ اور ہندہ نے آپ کا کلیجہ نکال کر چبا ڈالا اور مختلف اعضائے بدن کو جدا کر دیا ایسا غم انگیز اور حسرت افزا عالم تھا کہ سنگدل انسان اور بے تعلق انسان بھی بے اختیار ہو جاتا تھا۔ عورتیں نسبتاً زیادہ رقیق القلب ہوتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ حضرت صفیہؓ آپ کی پھوپھی جو حضرت حمزہؓ کی بہن تھیں بھائی کی لاش کو نہ دیکھیں ورنہ ان سے ضبط مشکل ہو گا۔ حضرت صفیہؓ کو خبر ہوئی وہ بھائی کی لاش کو دیکھنے آئیں حضرت زبیرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اور وجہ ارشاد سنائی مگر انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ میرے بھائی کی لاش سے جو سلوک کیا گیا ہے مگر **مجھے کیوں روکتے ہو حالانکہ کسی شخص کا خدا کی راہ میں قربان ہو جانا ایک معمولی سی بات ہے** - اس زمانہ کی عورتیں ہوتیں تو شور و شیون اور نالہ و بکا سے آسمان سر پر اٹھا لیتیں مگر اس شیر دل عورت نے کس دل گردے سے اپنے بھائی کی شہادت پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ صفیہ! تم پر سلام کہ تیری اس رضا بالقضا میں ڈوبی ہوئی تقریر میں اسلام کی تعمیر کا راز پوشیدہ تھا +

اسی طرح ایک انصاریہ کے تمام اعزا و اقربا ایک جنگ میں شہید ہو گئے مگر لوگوں سے وہ صرف یہ پوچھتی تھی کہ کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بخیریت ہیں جب اسکے سوال کے جواب میں اسکے کسی عزیز کی شہادت کی خبر اسے دی جاتی تو کہتی میں یہ نہیں پوچھتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت کی خبر سناؤ جب انکو معلوم ہوا کہ حضورؐ بعافیت ہیں تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتی تھی اور کہتی تھی کہ جب حضورؐ سلامت ہیں تو ایسی ہزار جانیں آپ پر قربان کی جا سکتی تھیں +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپکے لئے ایثار کی یہ روشن ترین مثالیں ہیں اور ایسی ایک نہیں متعدد ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جب بھی کسی عورت کو موقعہ ملا تو اس نے اپنے ایثار کا قابل قدر نمونہ دکھایا ہے۔ کوئی موقعہ اور مرحلہ تاریخ اسلام میں عورت پر ایسا نہیں آیا کہ اسکے سامنے کوئی امتحان اسلام کے لئے آیا ہو اور

وہ کامیاب نہ ہوئی ہو +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایثار کے اس سلسلہ میں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے ہجرت کے دن اپنی محبت و اخلاص کا جو ثبوت دیا وہ آپ سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کس طرح انہوں نے اپنے کمر کے پٹکے کاٹ کر حضورؐ کے ناشتہ کے باندھنے کا کام کیا اور جس نے تاریخ میں انکا لقب ذوالنطاقین قائم کردیا۔

ایثار فی سبیل اللہ کا سب سے عظیم الشان مظاہرہ وہ ہے جو ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے دکھایا ہے۔ ان ایام میں جبکہ آپؐ کی فتوحات کا سلسلہ وسیع ہو رہا تھا اور ہر قسم کی نعمتیں اور اموال آپؐ کی خدمت میں آرہے تھے خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت آپؐ نے امہات المومنین کو فرمایا کہ اگر حیات دنیوی اور متاع فانی کی تم خواہشمند ہو تو آؤ میں تمہیں دیدوں اور چھوڑ دوں لیکن اگر تم خدا اور اس کے رسولؐ اور دار آخرت کی خواہشمند ہو تو یاد رکھو خدا تعالیٰ کے حضور یہ بہت بڑی چیز ہے یہ امتحان کا بہت ہی نازک مرحلہ تھا۔ حضورؐ نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد سے سب سے اوّل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آگاہ فرمایا اور کہا کہ جلد بازی کی ضرورت نہیں والدین سے بھی مشورہ کرلو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اس میں والدین سے مشورہ کرنے کی کیا حاجت؟

مَیں نے خدا اور اسکے رسول کو اختیار کیا اور بس

اسی طرح حضورؐ نے تمام ازواج مطہرات سے ذکر کیا اور حضرت عائشہ کے واقعہ کو بھی بیان فرمایا سب نے وہی جواب دیا۔

امہات المومنین کا یہ جواب ہر مسلمان کے لئے باعث فخر اور ناز ہے اور مسلمان عورتیں تو جسقدر فخر کریں وہ کم ہے کہ اسلام کی تاریخ میں

یہ ایثار کی بے نظیر اور عدیم المثل یادگار ہے

مسلمان عورتوں کے ایثار و قربانیوں کی داستان بھی مختصر نہیں مَیں لجنہ سے درخواست کرونگا کہ مسلمان خواتین کے کارناموں پر وہ مستقل عنوانوں کے نیچے مستقل رسائل لکھوائے جب تک تادیب جاری تھا مَیں بالالتزام مسلمان خواتین کے کارناموں کو اُن میں درج کرتا تھا کہ احمدی خواتین میں وہ روح اور جذبہ پیدا ہو۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ تادیب کے التوا کے ساتھ ہی یہ کام بند ہو گیا جس کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اور لجنہ اور احمدی خواتین کو اسکی طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ مسلمان عورتوں کے تذکرے اور کارنامے بار بار انکے سامنے آئیں کہ روح عمل کیلئے وہ ایک مفید غذا ہے۔

سیاسی کارنامے مَیں نے بتایا ہے کہ مسلمان عورتوں نے اسلام کی ترقی کے لئے مختلف شعبوں میں کیا کیا حیرت انگیز کارنامے کیئے ہیں اشاعت اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفاظت اسلام تکفل تو مسلمین اور حمایت اسلام کے سلسلہ میں جنگی خدمات میں وہ کسی مرد سے پیچھے نہیں رہی ہیں۔ اب مَیں مختصراً بتاتا ہوں کہ اُنہوں نے سیاسی معاملات میں کہاں تک حصّہ لیا اور اس میں کیا خدمات سرانجام دیں۔ وہ لوگ جنہوں نے عورتوں کے خلاف تعصب سے حِصّہ لیا ہے اپنی اس بہترین رفیق اور مشیر کو ناقصات الخلق کہتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورت اپنی بناوٹ کی نزاکت کے لحاظ سے کیسی ہی کمزور کیوں نہ ہو مگر وہ اپنے اندر ہر قسم کے بہترین جوہر رکھتی ہے۔ اور واقعات نے بتادیا ہے کہ وہ گھر کے اندرونی انتظام سے لیکر ایک بڑی حکومت اور سلطنت کی قابلیت رکھتی ہے ؂

کسی قوم اور سلسلہ یا جماعت کی ترقی کے ساتھ اسکی سیاسی ضرورتیں بھی ترقی کرتی رہتی ہیں اور اسلام کی ترقی کے ساتھ بھی اسکی سیاسی ترقیاں اور ذمہ واریاں بڑھتی رہی ہیں اور جس طرح برخردوں نے ان ترقیات میں حِصّہ لیا عورتوں نے بھی کسی قسم کی کمی نہیں کی۔ اور بعض اوقات نہایت اہم کام اُنہوں نے سرانجام دیئے ہیں ؂

مَیں نہیں جانتا کہ مَیں کن الفاظ میں تمھیں دنیا کے عظیم الشان محسن کی محبت کا سبق پڑھاؤں خود تمھاری نوع نے جو اظہار محبت کیا ہے وہ مَیں بتا چکا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کا درجہ اور مقام بہت اونچا کردیا ہے۔ سیاسی مقاصد میں اسکے اختیارات کو اسقدر وسعت دیدی ہے کہ وہ اگر دشمنوں کو پناہ دیدے تو کوئی اسکو واپس نہیں لے سکتا۔ گو امام کے اختیارات ایسے ہیں مگر عام طور پر عورت کی دی ہوئی امان کو واپس نہیں لیا جاتا یا کم از کم تاریخ میں اسکی نظیر موجود نہیں ہے فتح مکّہ کے دن ام ہانی نے جو جناب امیر علیہ السّلام کی ہمشیرہ تھیں ایک مشرک کو پناہ دیدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم نے جسکو امان یا پناہ دی ہم نے بھی دیدی

ہجرت سے پہلے جب قریش نے دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا محاصرہ کرنا چاہا تو ایک عورت ہی تھی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکے دشمنوں کے ارادوں سے مطلع کیا اور اسپر حضورؐ حضرت علیؓ کو اپنی جگہ چھوڑ کر حضرت صدیقؓ کو لیکر مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور حضرت صدیقؓ کے گھر میں باوجودیکہ ایک حد تک علم ہو گیا تھا مگر اس راز کا کہیں بھی افشا نہ ہُوا ؂

حضرت شفا بنت عبداللہ کی اصابت رائے کی یہاں تک عزت کی جاتی تھی کہ فاروق اعظمؓ جیسا انسان انکی قدر کرتا اور بعض امور میں ان سے مشورہ لیتا تھا۔ بسا اوقات حضرت عمرؓ نے بازار کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتظام بھی انکے سپرد کیا ہے ÷

وقت کی تنگی اجازت نہیں دیتی کہ میں مزید تفصیلات میں جاؤں۔ اور اب میں اس مضمون کو مختصر کرنے کیلئے چند جستہ جستہ امور بیان کر دیتا ہوں ÷

علمی کارنامے

مسلمان خواتین کے علمی کارنامے بھی بے نظیر ہیں خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے علم اسرار الدین میں وہ کمال دکھایا ہے جس کی نظیر کبھی پیدا نہیں ہو سکتی حضرت عائشہ رضؓ نے شریعت کے جن رموز اور اسرار کی گرہ کشائی کی ہے انکا پلہ صحابہ کی مجموعی کوششوں سے بھی بھاری نظر آتا ہے کم ازکم یہ تو مسلّم ہے کہ نصف دین حضرت عائشہ کے ذریعہ آیا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نہایت ذکی الفطرت اور ذہین تھیں اور وہ اسرار دین کی تہ تک بہت جلد پہنچ جاتی تھیں اگر میں اس مضمون کے غیر معمولی طویل ہو جانے سے نہ ڈرتا تو میں بعض مسائل پر روشنی ڈالتا۔

آج معراج نبوی اور ختم نبوۃ کا مسئلہ ایک معرکۃ الآرا مسئلہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی حقیقت کو خدا سے علم اور وحی پاکر بیان کیا ہے۔ خدا تعالیٰ حضرت عائشہ رضؓ پر بے انتہا برکات نازل کرے انہوں نے ان دو نو مسائل پر اسی عہد نبوۃ میں پوری روشنی ڈالدی تھی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی اس طرح قائل نہ تھیں جیسے حقیقت سے ناواقف لوگ آج قائل ہیں اور اسی طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد من کل الوجوہ باب نبوۃ کو بند تصوّر نہ فرماتی تھیں ÷

میں عورتوں کے علمی کارناموں میں صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ ہی کے کارنامے مختصراً بیان کرنے پر اکتفا کرسکتا ہوں ورنہ صحابیات میں اور انکے بعد ہر دور میں مسلمان عورتوں کا علمی مذاق اور انکی ترقیاں اسلام کی ترقیات کے علمی پہلو میں ممتاز نظر آتی ہیں ÷

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کو تفسیر قرآن کریم میں خاص کمال حاصل تھا آپ کا معمول تھا کہ جس آیت کا مطلب سمجھ میں نہ آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتی تھیں اور آپنے قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر ایسی غائر نظر کی تھی کہ ایک دفعہ کچھ لوگ حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا کہ ام المؤمنین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اخلاق بیان فرمائیں بولیں کیا تم قرآن نہیں پڑھتے آپ کا اخلاق سراپا قرآن تھا پھر دریافت کیا کہ آپؐ کی عبادت شبانہ کا کیا طریقہ تھا فرمایا

کیا سورۃ مزمّل نہیں پڑھی

اس جامع کلام میں آپنے سیرۃ النبی کی حقیقت اور قرآن کریم کی تفسیر کا گُر بتا دیا صحابہ رضؓ کو خود اسکا اعتراف تھا کہ علمی حیثیت سے آپ کو بہت بڑا کمال حاصل ہے ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابیوں کو کوئی ایسی مشکل بات پیش نہ آتی تھی کہ جس کو ہم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا ہو اور اسکے متعلق ہم کو کوئی علم نہ حاصل ہوا ہو ۔

اسی طرح حدیث میں ازواج مطہرات کا عموماً اور حضرت عائشہؓ کا مقام خصوصیت سے بلند ہے حضرت عائشہؓ کی ۲۲۱۰ روایتیں ہیں کثرت روایات میں حضرت عائشہؓ کا چھٹا نمبر ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ علم حدیث کی کسقدر خدمت آپنے کی ہے پھر حضرت عائشہؓ نے اصول حدیث میں جو طریق اختیار فرمایا وہ اتنا عظیم الشان اور عام فہم ہے کہ معمولی عقل کا انسان بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہ اصول تعلیم فرمایا ہے کہ جو حدیث قرآن مجید کے خلاف ہو اگر اسکی تاویل بھی درست نہ ہو سکے تو افسوس کے ساتھ چھوڑ دو۔ حضرت عائشہ کا پہلا اصول یہی تھا کہ

روایت کلام الٰہی کے مخالف نہ ہو

اسی طرح علم فقہ اور قیاس میں آنکا بہت بلند پایہ ہے اسی طرح سے آپ فتویٰ بھی دیتی تھیں اور اخیر وقت تک یہ سلسلہ جاری رہا جن مسائل میں صحابہؓ میں اختلاف ہوتا لوگ فیصلہ کے لئے آپ ہی کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ یہاں تک ہی نہیں آپ دعوت و ارشاد کے سلسلہ کو برابر جاری رکھتی تھیں وہ اپنے حجرہ میں مجمع میں موسم حج میں غرض کہیں بھی اس فرض سے غافل نہ رہتی تھیں ۔

حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں سازشوں اور فتنوں کا جال پھیل گیا حضرت عائشہؓ کو اس سے بہت تکلیف ہوتی تھی ان ایام ابتلا میں حضرت عائشہؓ کے پاس بصرہ کے رئیس کا پیام آیا کہ وہ حضرت عثمانؓ کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں اُنھوں نے جو رائے دی وہ اس فتنہ کے فرو کرنے میں بڑی مدد ہو سکتی تھی لیکن سازشوں کا جال اسقدر وسیع ہو چکا تھا کہ حالات پر قابو نہ پایا جا سکا آپؓ نے فرمایا تھا:۔

"میرے بیٹوں کو میری طرف سے سلام کے بعد کہدو کہ میں نے اسی حجرے کے اندر یہ منظر دیکھا ہے کہ جبریل وحی لائے ہوتے آپؐ تشریف فرما ہوتے عثمانؓ پاس ہوتے آپ انکے کاندھے پر ہاتھ مار کر کہتے ہاں عثمانؓ یہ لکھو خدائے پاک یہ رتبہ فرد تر لوگوں کو نہیں عطا کر سکتا۔

اس لئے جو عثمانؓ کو گالی دے اسپر خدا کی لعنت ہو"

آپؓ نے تعلیم و تدریس کا سلسلہ بھی زندگی بھر قائم رکھا لوگ سوالات کرتے آپ جواب دیتی رہتیں اور کبھی خود بھی کسی مسئلہ کو چھیڑ کر بیان کرتی تھیں اور لوگ خاموشی سے سُنتے رہتے۔ آپؓ کے شاگردوں کی تعداد عورتوں اور مردوں میں بہت بڑی ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمِ دین کے علاوہ دوسرے علوم میں بھی عورتوں کی ترقیات بہت بڑی ہیں *

اخلاقی اور سوشل اصلاح کے کارنامے

کوئی قوم اور جماعت ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ مجموعی طور پر اخلاقی اور قومی اصلاح نہ کر سکے۔ اخلاقی اصلاح میں عورتوں کا بہت بڑا دخل ہے مختلف قوموں کے اختلاط کا بعض اوقات تمدن پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے عہدِ خلافت تک اس امر کی طرف خاص توجہ رہتی تھی عربوں اور ایرانیوں کا اختلاط تو ہوا مگر عربوں نے ایرانی تمدن کو اپنے اندر پھیلنے نہیں دیا لیکن حضرت عثمانؓ کے عہد میں عرب کی آب و ہوا مسموم ہوئی۔ کبوتر بازی۔ شطرنج - نرد بازی اور اسی قسم کے لہو و لعب کے طریقے پھیلنے لگے۔ صحابہؓ چونکہ زندہ تھے اُنہوں نے روکا۔ حضرت عائشہؓ کے گھر میں ایک کرایہ دار رہتے تھے انکی بابت معلوم ہوا کہ نرد کھیلتے ہیں حضرت عائشہؓ سخت برہم ہوئیں اور کہلا بھیجا کہ اگر تم نے ترک نہ کیا تو گھر سے نکلوا دونگی *

اسی طرح شام کی عورتوں کو جو حمام میں برہنہ نہایا کرتی تھیں آپ نے اس رسم بد سے منع فرمایا۔ غرض حضرت عائشہؓ نے عورتوں کے لباس وغیرہ کے متعلق ہمیشہ ارشادات نبوی کی طرف توجہ دلائی اور قوم کو خارجی اثرات تہذیب سے بچائے رکھا۔ اور یہ بہت بڑی خدمت اسلام کی تھی۔ غرض کوئی پہلو دین یا دنیا کا ایسا نہیں کہ جس میں مسلمان عورت کے ہاتھ نے اپنی قوت کا ثبوت نہ دیا ہو۔

خواتین! میں بہت کچھ کہہ چکا اور ابھی بہت کچھ باقی ہے لیکن آپ مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیں کہ

کیا ہمارے لئے یہ بس ہے کہ ہم پچھلی کہانیوں پر خوش ہو جائیں

آؤ اب ہم اپنا احتساب کریں۔ خدا تعالیٰ نے پھر احیاء اسلام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نازل فرمایا آپ خدا کا پیغام پہنچا کر وفات پا چکے ہیں اور اب ہم آپکے دوسرے خلیفہ کے عہد خلافت میں ہیں آپکے وصال پر بیس برس گذر گئے یہ اتنا بڑا زمانہ ہے کہ ایک بچہ پیدا ہو کر صاحب اولاد ہو جاتا ہے پس سلسلہ کے متعلق ہمارے کیا فرائض ہیں انپر غور کرو۔ میں احمدی عورتوں کے فرائض پر اس سے پہلے تقریر کر چکا ہوں۔ اور وہ چھپا ہوا رسالہ موجود ہے اسوقت میں صرف اسی قدر کہتا ہوں کہ احمدیت تم سے وہی مطالبہ کرتی ہے جو صدر اول کی مسلمان عورتوں نے اپنے اعمال کا نمونہ پیش کیا ہے ضرورت ہے کہ اس سلسلہ اور جماعت کی تعمیر میں کسی سے پیچھے نہ رہو۔ اور آنیوالی نسلوں کی ایسی تربیت کرو کہ وہ سلسلہ کی راہ میں اپنی جانوں کے قربان کرنے میں ایک لذت و سرور پائیں اپنی ضروریات پر سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کر لو۔ اشاعت و حفاظت اسلام کے کام میں عملی قدم اٹھاؤ۔ خدا تعالیٰ تمھیں توفیق دے *

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت رسول کریمؐ اور آپکے اہل بیت

نارمن ہل کے ایک تازہ مضمون کا جو انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ کے خلاف لکھا۔ جواب از قلم خاں صاحب مولوی فرزند علی صاحب امام مسجد لنڈن و مولوی عبد المجید صاحب مسجد ووکنگ

برطانیہ اور ایو (Birtania and Eve) کے جنوری کے پرچہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حرم حضرت عائشہ رضؓ کے خلاف ایک مضمون تھا۔ (ماخوذ از تواریخ خواتین شہرہ آفاق) اس مضمون کی اشاعت کے بعد ہی ذمہ دار مسلمانوں کی طرف سے زبردست صدائے احتجاج بلند کی گئیں۔ جن کا مقصد یہ تھا کہ مسٹر نارمن ہل (Norman Hill) نے اپنے مضمون میں رسولِ کریمؐ کی زندگی کے بعض پہلوؤں کو غلط پیرائے میں ظاہر کیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایڈیٹر (Norman Hill) نے مسٹر علی اور مسٹر مجید کو جو ووکنگ اور مسجد لنڈن کے امام ہیں مسلم نقطۂ نگاہ کے اظہار کے لئے بلایا۔ مندرجہ ذیل مضمون اسی دعوت کے جواب میں ہے ⁺

نفسِ مضمون سے سوائے ایک دو اختلافات کے مضمون بعینہٖ ویسا ہی شائع کیا گیا ہے جیسا کہ ان ہر دو مشہور مسلم ماہرانِ دینیات سے موصول ہوا تھا۔ ایڈیٹر اُس دلآزاری پر جو مسٹر نارمن ہل کے مضمون کا لازمی نتیجہ تھی اور جو تمام روئے زمین کے مسلمانوں کی دل شکنی کا موجب ہوئی سخت ہی پشیمان ہے۔

جگہ ہمیں اجازت نہیں دیتی کہ ان تمام غلطیوں اور غلط بیانیوں پر جو مسٹر نارمن ہل نے اپنے جنوری کے پرچے برطانیہ اینڈ ایو میں شائع کیں روشنی ڈال سکیں اسلئے ہم چند ایک ہی۔ مگر اہم واقعات تک جو مغرب میں "غلط العام صحیح" پھیلے ہوئے ہیں اپنے آپ کو محدود رکھیں گے ⁺

اشتعال انگیز مضامین کے مقابل پر ضبط سے کام لینے اور مقدّس ہستیوں پر نکتہ چینی کرتے وقت موزون الفاظ سے انتخاب کیلئے ایک ضروری گذارش ⁺

مضمون کا مطالعہ بتلاتا ہے مسٹر نارمن ہل کے طنز کا نشانہ اسقدر حضرت عائشہ رضؓ نہیں جسقدر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ یہی بات تھی جس نے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے احساسات اور جذبات کو برانگیختہ کیا ⁺

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہم ایک دوسری قوم کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم رکھنے کے لئے ہمیں آجکل اشد ضرورت ہے وہ مضامین جو تحریراً یا کسی اور طریقے سے بانیانِ مذاہب کا خاکہ اُڑانا چاہتے ہیں خلیج اجنبیت کو اور بھی توسیع دے رہے ہیں۔ قرآن مقدس نے آج سے تیرہ سو سال پیشتر ایک سنہری اصول کی بنیاد ڈالی جو اگر ہمارے یورپین بھائی دنیا کی آشتی کو فروغ دینا چاہیں تو بخوشی اسے سیکھ سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلمان اُن چیزوں کو بھی جو دوسرے لوگوں کے نزدیک مقدس خیال کی جاتی ہیں بُرا نہ کہیں۔ اگر ہم اس زریں اصول کو دل میں جگہ دیں تو بہت حد تک رنجش جو آجکل مختلف قوموں کے درمیان پھیلی ہوئی ہے دُور ہو جائے۔ **کیوں رسول کریم محمد ہی اسقدر غلط پیرائے میں پیش کئے جاتے ہیں؟**

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اپنی لاثانی تفصیل کے اعلیٰ ہونے کے لحاظ سے بیش از بیش پُرشوکت ہوتی جاتی ہے۔ آپ کی زندگی کے حالات بالکل محفوظ ہیں اور آپ کا ہر قول اور فعل ہم تک نہایت ہی اعلیٰ طریقہ سے پہنچا ہے اور ہر بات کی یادداشت ایسی ہی مکمل ہے جیسی کہ انسانیت کے لحاظ سے ہوتی چاہیئے ؛

تمام لوگ فطرتاً اپنے اپنے بانیانِ مذاہب کو سراہینگے۔ لیکن جسکے سوانح نہایت احتیاط و غور و خوض مگر پوری پوری تفصیل کے ساتھ قلمبند کیئے گئے ہیں یہاں تک کہ اسکی طرز رفتار و گفتار کھانے اور سونے کا طریق اُسکا دوست دشمن سے برتاؤ اخلاق بحیثیت سرگروہ قوم و خاندان پورے پورے معلوم ہیں وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ اندریں حالات تعجب ہے کہ تمام بڑے بڑے روحانی پیشواؤں موسیٰؑ عیسیٰؑ و بدھؑ کنفیوشس وغیرہ سے صرف رسول کریم صلعم ہی ہیں جنہیں مغرب میں غلط طریق سے لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اسکی وجہ دریافت کرنیکے لئے ہمیں دُور نہیں جانا پڑتا۔ کسی شخص کے چال چلن پر دھبا لگا دینا اور اسکی زندگی کے واقعات کو غلط پیرائے میں ظاہر کرنا (خصوصاً جبکہ اُسکی زندگی کی ہر تفصیل ہمیں یاد ہو) ایسا ہی آسان ہے جیسا کہ اُس شخصیت کی تعریف کرنا جسکی ہستی یا تو کسی توہم اور کہاوت میں مدفون ہو چکی ہو یا ہمیں چند اِدھر اُدھر کی مبہم سچائیوں سے یا عام کہانیوں یا بے حقیقت وعظوں کے ذریعے معلوم ہو ؛

یہی وجہ ہے کہ مسٹر نارمن ہل نے اُس آبائی حقارت کے ساتھ جو اہل یورپ کو اسلام کے خلاف ہے دوسرے سوانح نویسیوں کی طرح رسول پاک صلعم کی اس لاثانی خوبی کو خاک نمناک میں دبا دیا ہے یہاں تک کہ عربی پیشوائے اعظم کی وہ اعلیٰ صفات جن کے تسلیم کرنے میں ذرہ بھر بھی شبہ نہیں مضحکہ خیز اور انوکھی معلوم ہونے لگی ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے لئے سب سے زیادہ حیران کُن بات یہ ہے جب ہم سُنتیں کہ مسٹر نارمن ہل کئی واقعات کے صحیح علم سے بالکل بے بہرہ ہیں - تمام روئے زمین پر رسول کریمؐ کے بیتیس ارب نام لیوا ہیں - ان تمام پر اطاعت کا اثر ڈالنے کے لئے خاص طور پر کوئی پُر عظمت اور پُر کشش چیز چاہیئے - ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مدیر نے اتنے لاتعداد معتقدین کی موجودگی میں اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے کی کیونکر یہ جرأت کی - ہم پوچھتے ہیں کیا رسول کریم صلعم سے پیشتر یا بعد کی بھی کوئی ایسی مثال ہے جیسی کہ اس مضمون میں بیان کی گئی ہے اور پھر وہ اِس قابل بھی ہو کہ سارے زمانے میں تغیّر برپا کر دے جیسا کہ سیدنا محمدؐ رسول اللہ صلعم نے کیا آپؐ نہ صرف یہاں تک کامیاب ہوئے کہ اپنے ملک کے گرے ہوئے اور پست لوگوں کو اعلیٰ وارفع کر دکھایا (ایسے لوگوں کو جنکے نزدیک بازاری فحش گوئی عار نہ تھی - اولاد کشی - ہمیشہ کی خانہ جنگی قمار بازی شراب خوری جنکی عادت ہو چکی تھی) بلکہ وہ تبدیلی آج تک بھی قائم ہے یعنی آپؐ کی وفات کے چودہ سو سال بعد بھی - یہ ایک بے نظیر اثر قدسی ہے جو کروڑوں آدمیوں کے چال چلن اور خیال پر ہے ٭

ہم اُس شخص کے متعلق لکھ رہے ہیں جس نے صدیوں پیشتر جبکہ ابھی شر اجخور کولمبس نے نئی دنیا بھی دریافت نہ کی تھی (جس پر کہ وول سٹیٹ ایکٹ کے آغاز سے ۲ کروڑ اور ۳ لاکھ پونڈ بغیر کسی ظاہرہ صورت کامیابی کے خرچ ہو چکے ہیں) اسلام کو روح رواں بخشی تھی - وہ شخص جسکے متعلق بیان کیا جا رہا ہے کہ وہ غیر ذمہ وار اور نااہل تھا (نعوذ باللہ) حقیقتاً اگر بیان کیا جائے تو ہم کہتے ہیں کس طرح وہ ایک آنکھ کی جھپک میں یہ تبدیلی جو مغربی دنیا کے مصلح کے لئے تا ابد ایک لمحہ رہیگی پیدا کر سکتا تھا ٭

مسٹر ہل کو خاموش کرانے کے لئے یہی ایک بات یقیناً کافی تھی - دنیائے اسلام آجتک اس بات پر فخر کر سکتی ہے کہ اِس میں روحانی - پابند مذہب اور مخلص دین لوگ موجود ہیں - وجہ اِسکی صرف یہ کہ وہ نہایت ہی عاجزانہ طور پر رسولِ کریمؐ کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں مسٹر ہل کے مضمون کا محمدؐ (صلعم) کس طرح ایسے پیرو پیدا کر سکتا تھا - ہم دوبارہ پوچھتے ہیں کیا یہی ایک خیال ایک انسان کو غیر ذمہ دارانہ کاغذی گھوڑے دوڑانے سے باز نہیں رکھ سکتا ٭

کیا کثرتِ ازدواج رسولِ کریمؐ کی زندگی میں ایک قابلِ اعتراض بات ہے؟

تعدد ازدواج تمام بڑے بڑے روحانی پیشواؤں کی زندگی کا جزو رہا ہے. حضرت ابراہیمؑ جو آدھی دنیا سے زیادہ کے باپ ہونیکا فخر رکھتے ہیں ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے تھے. حضرت یعقوبؑ حضرت موسیٰؑ حضرت داؤدؑ کا بھی یہی طرز عمل تھا. حضرت سلیمانؑ کے متعلق کہا جاتا ہے آپکی کئی سو تک بیویاں تھیں اس سے ثابت ہُوا کثرت ازدواج کے اصول میں ذرا بھر بھی بُرائی نہیں. صرف یہ کہ رسولِ کریمؐ کی کئی بیویاں تھیں اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذات میں کوئی بھی قابلِ اعتراض نہیں۔ کیونکہ آبایانِ سلف بھی تو اسی پر کاربند تھے ؂

رسول کریمؐ کی روزمرّہ کی زندگی

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی خانگی کاروبار کے لحاظ سے چار حصّوں میں منقسم ہو سکتی ہے ۲۵ پچیس سال تک آپؐ بالکل کنوارے رہے۔ ۲۵ پچیس سے ۵۴ چوّن سال تک آپؐ صرف ایک بیوی کے خاوند تھے۔ ۵۴ سے ۶۰ سال تک آپؐنے کئی شادیاں کیں۔ اور سب سے اخیر عمر کے حصّے میں ساٹھ سال سے لیکر اپنی وفات تک آپؐنے کوئی شادی نہ کی ؂

سب سے ضروری حصہ عمر کا جس میں معلوم کیا جا سکے۔ واقعی آپؐ (نعوذ باللہ) نفسانی خواہشات کے غلام تھے یا نہیں۔ کنوارپن کا زمانہ ہے۔ اگر آپؐ کو اپنے جذبات پر پورا پورا تصرّف نہ تھا تو آپؐ ہرگز ہرگز وہ نہایت ہی خاص طور پر باعفت اور پاکیزہ زندگی نہ بسر کر سکتے۔ جس کی کہ تاریخ بھی شاہد ہے۔ آپ کے بدترین دشمن بھی بعد میں جب ان کو اس بات کیلئے چیلنج کیا گیا کہ آپؐ کے چال چلن پر ذرہ بھی دھبہ لگا سکیں ایسا نہ کر سکے ؂

جوانی کے ہی وقت میں یہ خیال ہو سکتا ہے کہ جذبات غالب آجائیں۔ وہ آدمی جو انکو اپنی جوانی اور کنوارپن میں سنبھال سکتا ہے اس کے متعلق کبھی یہ شک بھی نہیں گذر سکتا کہ اپنی اخیر عمر کے حصے میں خواہشات کا شکار ہو۔ اسوقت یہ بات قابلِ غور ہے کہ عرب میں اُس وقت بے باکانہ عیاشی کی زندگی بسر کرنے میں کوئی عار نہ سمجھی جاتی تھی۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں شخص اس خوف سے کہ لوگ اسے ایسا ویسا کہیں گے بُرائی سے باز رہا ہو۔ شہوت پرستی اُس زمانے کا خاصہ تھا۔ اور اُن لوگوں کے (جو اپنے اپنے فحش تعلقات پر فخر کیا کرتے تھے) کے زمانے کی بات ہے کہ رسولِ کریمؐ نے انتہائی اخلاص کی زندگی بسر کی۔

ازاں بعد آپؐ کی عمر کا وہ حصّہ تھا جس میں آپؐنے کئی شادیاں کیں ۲۵ پچیس سال کی عمر میں آپؐنے ایک بیوہ سے جنکا نام حضرت خدیجہؓ تھا اور جو آپؐ سے ۱۵ پندرہ سال بڑی تھیں شادی کی۔ آپؐ دل و جان سے اس کی وفات تک اُس پر فدا رہے ؂

اس زمانے میں خاوند اگر دوسری یا تیسری بیوی لے آتا تو پہلی بیوی کو کوئی شکایت یا گلہ نہ ہوتا تھا۔ آپؐ کو حضرت خدیجہؓ کے ساتھ شادی کرنے نے متموّل کر دیا تھا گو بیویوں کی کثرت امیروں تک ہی محدود نہ تھی۔ رسول کریمؐ قریش کے نہایت ہی معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؐ اگر دوسری شادی کرنا چاہتے تو آپؐ کے لئے یہ بالکل ہی آسان بات تھی جب خدیجہؓ فوت ہو گئیں تو آپؐنے ایک معمر عورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کا نام سودہ تھا نکاح کیا جس کی صرف یہی ایک بات سفارش تھی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ایک مخلص صحابی کی بیوی تھی جو قریش کے جور و ستم سے تنگ آکر ایبی سینیا کو ہجرت پر مجبور ہوئے تھے +

اب آپؐ کی زندگی کا تیسرا حصہ آتا ہے۔ آپؐ کی تمام بیویوں سے حضرت عائشہؓ ہی تھیں۔ جو کنواری ہونے کی حالت میں آپؐ کے نکاح میں آئیں۔ آپؓ رسول کریمؐ کے اسوقت پیش کی گئیں۔ جب آپؐ کو اپنی بیوی حضرت خدیجہؓ اور آپؐ کے چچا ابو طالب کے دوہرے صدمے نے مغموم کر دیا تھا۔ لڑکی خاص طور پر ہونہار تھی۔ رسول کریمؐ اور حضرت ابو بکرؓ نے دیکھا کہ وہ مستقبل میں ایک نہایت ہی عظیم الشان عورت بننے والی ہے۔ خصوصاً ایک معلّم اعظم کے فرائض سرانجام دینے کے لئے وہ نہایت ہی موزون ہے +

ہجرت کے دوسرے سال قریش اور عرب کے دوسرے خاندانوں کے ساتھ جنگوں کا وہ سلسلہ چھڑا جس نے مردوں کی تعداد کو جو اہل و عیال کو محنت مشقت سے پالتے تھے گھٹا دیا۔ یہ لڑائیاں ہجرت کے آٹھویں سال تک ہیں۔ یہ اسی وقت کی بات ہے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے تمام شادیاں کیں جو موجودہ اہلِ یورپ کی نظر میں قابلِ اعتراض ہیں۔ لیکن جو اسوقت کے آپؐ کے دوست اور دشمن تھے اُن کے نزدیک یہ کسی طرح بھی غیر معقول نہ تھیں۔ وہ ایسا خیال بھی کب خاطر میں لا سکتے تھے جبکہ اُنہیں معلوم تھا کہ یہ ہمدردانہ فعل ہے نہ کہ کسی شہوت کے خیال سے۔ یہاں تک کہ ایک عیسائی مؤرخ بھی بدیں الفاظ اِسی بات کا قائل ہے:۔

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ محمدؐ کی اکثر شادیاں مصیبت زدہ شخصوں کے لئے ازراہِ ہمدردی بیان کی جا سکتی ہیں نہ کہ کسی اور خیال سے۔ وہ تمام (جو آپؐ کے نکاح میں آئیں) بیوہ تھیں جو نہ ہی اپنی خوبصورتی اور نہ ہی اپنی دولت کے لحاظ سے کسی شمار میں تھیں بلکہ معاملہ بالکل برعکس تھا"

اِسکے علاوہ اور کونسا خیال پیش نظر تھا۔ ذرا حالات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ہاں اب ایک نوجوان اور خوبصورت بیوی عائشہؓ موجود ہے۔ دوسری تمام بیویاں جن کے ساتھ آپؐ نے بعد میں شادی کی کسی طرح بھی خوبصورتی یا جوانی میں آپؓ سے بڑھ کر نہ تھیں۔ یقیناً ان حالات میں یہ گمان نہیں گذر سکتا کہ آپؐ نے یہ شادیاں خوبصورتی کیلئے کیں۔ کیونکہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ جوانی سے بڑھاپے تک آپؐ اپنے جذبات پر پورے پورے قادر رہے +

کیا ہجرت کے بعد بھی رسول کریمؐ میں کسی قسم کا تغیّر آیا؟

مندرجہ بالا بیان سے بوضاحت ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ اُس شخص کی زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں جس نے کہ ۵۵ سال تک بلاریب ایک پاکبازانہ زندگی بسر کی ہو برائی کی طرف کوئی میلان پیدا نہیں ہو سکتا۔ جوانی کے ایّام میں جب کسی عورت کی خوبصورتی آپؐ کو مائل نہ کر سکی تو یہ کیسے مان لیا جا سکتا ہے کہ بڑھاپے میں ہی اس نے آپؐ کے دل کو لبھا لیا ہو؟ ان سالوں میں مدینہ میں کیا کیا حالات رونما ہو رہے تھے؟ آپ اُس وقت عیش و عشرت اور آرام کی زندگی نہ بسر کر رہے تھے۔ یہ زندگی نہایت ہی اہم تھی کیونکہ آپؐ اُس وقت دشمنانِ اسلام کے مقابل قومی حیات اور موت کے سوال کو لیکر کوشاں تھے۔

یہ صحیح ہے کہ مدینے میں پہنچنے کے معاً ہی بعد مسلمانوں کی حالت اچھی ہو گئی۔ کاروبار میں وہ مالامال ہو گئے۔ مالِ غنیمت اور قیدیوں کے عوضانہ نے انکو نسبتاً بافراغت کر دیا۔ اُن کی طرزِ رہائش میں قدرے سہولت پیدا ہو گئی۔ لیکن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے اہلِ بیت اِس آسائش سے بالکل محروم تھے۔ رسولِ اکرم صلعم کی بیویوں کے دلوں میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی دُنیا کی اچھی اچھی چیزوں میں دوسرے مسلمانوں کی طرح شریک ہوں۔ یہ ایک بالکل بجا خواہش تھی جو انسانی لحاظ سے اُن کے دلوں میں رونما ہوئی۔ چنانچہ وہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم) کے پاس اس غرض سے کہ انہیں بھی دنیاوی چیزوں سے مناسب حصّہ ملجائے پہنچیں۔ اُسی وقت خدائی وحی آپؐ پر نازل ہوئی فرمایا کہ اِن کو کہدو۔ "اگر تمہارے دلوں میں ایسی ادنیٰ خواہشیں ہیں تو میرے ساتھ نہیں رہ سکتیں ان ہر دو چیزوں سے (یعنی یا مجھے یا ان خواہشوں کا حصول) کسی ایک کو اختیار کر لو۔"

کیا یہ جواب کسی شہوت پرست کا ہے؟ کیا وہ جو خواہشات نفسانی کا غلام ہو اپنی بیویوں کی ضروریات کے معاملے میں ایسی لاپروائی استعمال کر سکتا ہے؟

ایسے ویسے شخص کا فرض اوّلین یہ ہوا کرتا ہے کہ وہ اپنے رفیقِ اُلفت کا خفیف سے خفیف مطالبہ بھی پورا کر دے۔ یہ ٹھیک ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم اپنی بیویوں کو دل و جان سے چاہتے تھے اور اُن کی عزّت کرتے تھے چنانچہ آپؐ کا اس کے متعلق یہ فرمان کہ "تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے اچھا ہے۔" آپؐ کی ہمدردی تمام بنی نوع انسان کی عورتوں کے لئے واضح کرتا ہے۔ گو رسولِ کریم صلعم رہتے تو دنیا میں تھے لیکن اِس کی دلکش اور دلفریب چیزوں کا آپؐ کم استعمال کیا کرتے تھے۔ بچپن سے لیکر قبر تک آپ مختلف حالات میں سے گذرے آپؐ بالکل بیچارگی کی حالت میں چل کر بادشاہت کے شان تک پہنچے۔ مگر حالات کی تبدیلی نے آپؐ کے طرزِ رہائش میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آنے دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ اور اس کے گردو نواح پر قابض تھے تو اُس وقت آپؐ کے گھر کا سامان ایک معمولی چارپائی اور ایک چٹائی جو کھجور کے پتّوں کی تھی اور ایک مٹّی کا پانی پینے کا برتن پر مشتمل تھا کئی راتیں آپؐ کی بغیر کھانا کھانے کے ہی گذر جاتیں۔ کئی کئی دن آپؐ کے ہاں کھانا پکانے کے لئے آگ بھی نہ سلگائی جاتی۔ کنبہ کا کنبہ کھجوروں پر ہی اکتفا کرتا۔ زندگی کو آرام و آسائش عیش و عشرت سے مزیّن کرنے کے لئے اسباب کی کمی نہ تھی۔ بیت المال آپؐ کے حوالے تھے لیکن دنیاوی چیزیں آپؐ کے نزدیک کوئی مضائقہ نہ رکھتی تھیں کوئی بھی سفلی یا دنیاوی خواہش احتیاج یا غنا کے وقت آپؐ پر قابو نہ پا سکتی تھی ÷

حضرت عائشہؓ اور حضرت مریم صدّیقہؓ والدہ حضرت عیسیٰؑ پر اتہام

ایک مہم کے بعد آپؐ کے مدینہ کو واپس آتے وقت کا یہ واقعہ ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ کی عصمت پر ایک بے بنیاد الزام لگایا گیا۔ اس میں کوئی خاص اہمیّت والی بات نہیں۔ صادق ہمیشہ اپنے مخالفین کے ہاتھوں دُکھ اُٹھاتے رہے ہیں۔ اسی قسم کا ایک اتّہام اس سے بہت قبل حضرت مریم صدّیقہؓ پر جو حضرت عیسیٰؑ کی والدہ تھیں پر بھی لگایا گیا جس کی قرآن پاک بدیں الفاظ کہ:- "مریم کے خلاف یہ بہت بڑا جھوٹا افترا ہے" تردید کرتا ہے ÷

اتّہام جس کو مصنّفین یورپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف آتنا بڑا وسیع کر لیا ہے چند ایک منافقین کی طرف سے جن کا کہ آپؐ کی حدیثوں میں ذکر ہے اسی طرح کی ایک پاکباز عورت پر لگایا گیا تھا۔ اُن الزام لگانے والوں میں سے عبداللہ بن ابّی بھی تھا۔ یہ الزام بھی جیسا کہ حضرت مریم صدیقہ رضؓ پر بُغض کی بنا پر لگایا گیا تھا اُن لوگوں کے حسد کا نتیجہ تھا جو ہمیشہ اسلام کی عمارت کو خراب کرنے کی سعی اور تاک میں تھے ÷

یہاں جیسا کہ مسٹر مارمن ہل نے کہا ہے کہ رسول کریم صلعم خود اپنی بیوی حضرت عائشہ رضؓ کے چال چلن کے متعلق شک میں پڑ گئے تھے یہ خیال کرنے کے لئے کم گنجائش ہے۔ ایسا خیال اُن مصنّفین یورپ کی طرف سے جنہوں نے اصلی عربی احادیث اور قرآن شریف کے اس حصّہ پر (جو اس الزام کے متعلق بوضاحت بیان کرتا ہے) غور کرنے کی تکلیف بھی گوارا نہیں کی سراسر بیہودہ ہے۔ علاوہ ازیں یہ بالکل بعید از قیاس ہے کہ وہ شخص جو اہل مکّہ کے تزکیہ نفوس اور اُن کو اخلاق اعلیٰ زینے پر پہنچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اپنے خاندان کے افراد میں تبدیلی پیدا کرنے سے عاجز رہا ہو ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محرّف مبدّل انجیل

قرآنی صداقت کا معجزہ

موجودہ تحقیقات کے لحاظ سے اناجیل میں سے چند آیات پادری صاحبان نے نکال دی ہیں۔ اس تبدیلی یا تحریف کو صرف چند سال ہی گذرے ہیں۔ سنہ ۱۹۰۱ء تک کی چھپی ہوئی انجیلیں اب تک ویسی ہی چلی آتی تھیں جیسی کہ گذشتہ صدہا سال کے درمیان وہ تھیں لیکن پادری صاحبان کی محقق کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ پندرہ سولہ آیتیں اناجیل میں ایسی ہیں۔ جو قدیمی نسخوں میں نہیں ملتیں۔ اسواسطے ان کو نکال دینا چاہیئے۔ اس کمیٹی کی رائے کے مطابق پہلے تو انگریزی میں انجیل کا ریوائیزڈ ایڈیشن یعنی ترمیم شدہ نسخہ چھاپا گیا۔ لیکن ہمارے دیسی عیسائی بھائیوں کو اس سے ایک عرصہ تک بے خبر رہنے دیا گیا۔ اب حال میں اُردو اناجیل میں سے بھی وہ آیتیں نکال دی گئی ہیں۔ کوئی صاحب اگر کسی تازہ چھپی ہوئی اُردو انجیل کا مقابلہ گذشتہ صدیانہ کی چھپی ہوئی انجیلوں سے کریگا۔ تو اس کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ پہلی انجیلوں میں سولہ آیتیں موجود ہیں۔ جو نئی انجیلوں میں نہیں پائی جاتیں۔ اور وہ یہ ہیں:-

(۱) متی باب ۱۷ آیت ۲۱ - (۲) متی باب ۱۸ آیت ۱۱ (۳) متی باب ۲۳ آیت ۱۴ (۴) مرقس باب ۷ آیت ۱۶
(۵) مرقس باب ۹ آیت ۴۴ (۶) مرقس باب ۹ آیت ۴۶ (۷) مرقس باب ۱۱ آیت ۲۶ (۸) مرقس باب ۱۵ آیت ۲۸
(۹) لوقا باب ۱۷ آیت ۳۶ (۱۰) لوقا باب ۲۳ آیت ۱۷ (۱۱) یوحنا باب ۵ آیت ۴ (۱۲) اعمال باب ۸ آیت ۳۷
(۱۳) اعمال باب ۱۵ آیت ۳۴ (۱۴) اعمال باب ۲۴ آیت ۷ (۱۵) اعمال باب ۲۸ آیت ۲۹ (۱۶) رومیوں کا خط باب ۱۶ آیت ۲۴ (۱۷)* یوحنا کا پہلا خط باب ۵ آیت ۷ +

*(یہ آیت ساری نہیں خارج کی گئی۔ لیکن بہت سے الفاظ اس میں سے نکال دیئے گئے ہیں)

حال میں پادری بومن صاحب نے جو سہارنپور کے دینی عیسائی کالج کے پروفیسر ہیں۔ ان سترہ آیات کے نکال دینے پر ایک چھوٹا سا رسالہ انگریزی میں شائع کیا ہے۔ پادری صاحب کے نزدیک یہ امر قابل اعتراض نہیں۔ وہ اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں۔ اور بڑا زور اس بات پر دیتے ہیں۔ کہ اس اخراج آیات کو اس نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔ کہ اب کوئی تبدیلی کی گئی ہے۔ بلکہ اس کو اس نگاہ سے دیکھا جائے۔ کہ پرانے ابتدائی نسخوں میں یہ آیات شامل نہ تھیں۔ گویا دوسری یا تیسری صدی عیسوی میں کسی نے یہ آیات بڑھا دی تھیں۔ "سولہ سو سال تک اناجیل اس طرح محرّف مبدّل صورت میں رہیں۔ اور اب پھر انکو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلی صورت پر محققینِ یورپ لے آئے ہیں" +

پادری صاحب کا یہ اقرار تو اسلام کی اور بھی تائید کرتا ہے کیونکہ نزول قرآن شریف کے وقت دنیا میں وہی انجیلیں شائع تھیں۔ جن میں یہ آیات شامل تھیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اصطلاحی نقاد نہ تھے۔ نہ وہ یونانی اور عبرانی زبانوں کو پڑھے ہوئے تھے۔ نہ پرانے نسخوں کو دیکھ کر انہوں نے یہ تحقیقات کی تھی۔ کہ اس وقت کی اناجیل تحریف شدہ ہیں۔ بلکہ خود عیسائی صاحبان کو بھی اس وقت یہ باتیں معلوم نہ تھیں۔ جو اَب پادری بومن اور دوسرے اصحاب بیان فرما رہے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اللہ ہی نے جو علیم و خبیر ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی۔ کہ اناجیل محرّف مبدّل ہو چکی ہیں۔ اور یہ اسکا ایک بیّن ثبوت ہے۔ کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔ اور کسی انسان نے اسکو نہیں بنایا +

اب ہم ان خارج شدہ آیات کے متعلق علی الترتیب کچھ عرض کرتے ہیں:۔

(۱) متی باب ۱۷ آیت ۲۱۔

یہ آیت نئی انجیلوں میں نہیں پائی جاتی۔ ۱۹۰۰ء اور اس سے پہلے کی چھپی ہوئی انجیلوں میں موجود ہے۔ اس کا قصہ یوں ہے۔ کہ جیسا کہ اناجیل سے معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح ناصری کے کاموں میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ وہ آدمیوں کے اندر سے جِنّوں اور بھوتوں کو نکالا کرتے تھے۔ ایک بھوت کسی شخص کو چمٹ گیا۔ لوگ اس شخص کو یسوع کے شاگردوں کے پاس لے آئے۔ مگر شاگرد اسکو اچھا نہ کر سکے۔ تب وہ اُس کو خود یسوع کے پاس لائے۔ اور اُس نے وہ بھوت نکال دیا۔ مسیح کے شاگردوں نے سوال کیا کہ آپ اس دیو کو دھمکا کر نکال سکے۔ اور ہم نہ نکال سکے۔ اس کا کیا سبب ہے؟ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم بے ایمان ہو اور رائی کے برابر بھی تم میں ایمان نہیں۔ ورنہ تم اس بھوت کو نکال لیتے۔ مگر اس طرح کے دیو بغیر دعا اور روزے کے نہیں نکالے جاتے +

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے پادری صاحبان سے یہ زبردست اعتراض کیا تھا۔ کہ جس صورت میں یسوع کے فرمانے کے مطابق دعا اور روزہ کے ساتھ انسان میں اتنی قوّت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بھوتوں کو نکال لے۔ تو پھر اس امر کو یسوع کا معجزہ کرکے کیوں بیان کیا جاتا ہے۔ معجزہ تو وہ ہے جس کو دوسرے لوگ نہ کر سکیں۔ حضرت صاحبؑ کے اس اعتراض سے پادری صاحبان بہت گھبرائے۔ اور معلوم ہوتا ہے انہوں نے پادریوں کی کانفرنسوں میں بار بار اس مشکل کو پیش کیا۔ کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی ہم اس کا کیا جواب دیں۔ تب بڑے بڑے پادریوں نے کوشش کرکے انجیل کا کوئی ایسا پرانا نسخہ تلاش کیا جس میں یہ آیت نہ تھی۔ اور انہوں نے آئندہ اعتراض سے بچنے کے واسطے آیت نمبر ۲۱ کو جسکے یہ لفظ تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مگر اس طرح کے دیو بغیر دُعا اور روزے کے نہیں نکالے جاتے" اس آیت کو نئی انجیلوں سے خارج کر دیا۔

(۲) متی باب ۱۸ آیت ۱۱۔

اس آیت کا قصہ یوں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بار بار عیسائیوں پر یہ اعتراض ہُوا تھا کہ یسوع کا دعویٰ تو صرف یہ تھا۔ کہ مَیں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف آیا ہوں سارے جہاں کے لئے نہیں آیا۔ تو پھر کیوں پادری صاحبان یسوع کو سارے جہان کے واسطے نبی و مصلح پیش کرتے ہیں۔ تب پادری صاحبان نے کوشش کرکے کوئی ایسا پُرانا نسخہ بھی تلاش کیا۔ جس میں کاتب کی سہو سے یا کسی دوسرے سبب سے یہ آیت نہ تھی "کیونکہ ابن آدم آیا ہے۔ کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈ کر بچائے" پس پادری صاحبان بہت خوش ہوئے۔ اور اس آیت کو بھی نکال کر باہر پھینکا۔ تاکہ اعتراض سے بچنا آسان ہو جائے۔

(۳) متی باب ۲۳۔ آیت ۱۴۔

اس آیت میں یسوع نے اپنے زمانہ کے علماء فقیہوں اور فریسیوں کو گالیاں دی ہیں۔ اور ان پر الزام لگائے ہیں۔ اس آیت کو بھی خارج کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے آگے اور پیچھے آیات اسکی ہم مطلب موجود ہیں۔

(۴) مرقس باب ۷ آیت ۱۶۔

"اگر کسی کے کان سُننے کے ہوں تو سنے" یہ آیت بھی خارج کر دی گئی ہے۔

(۵) مرقس باب ۹ آیت ۴۴۔

"جہاں ان کا کیڑا نہیں مرتا۔ اور آگ نہیں بجھتی" جہنمیوں کے متعلق یہ آیت تھی۔ مگر اسکو خارج کر دیا گیا ہے۔

(۶) دوبارہ یہی آیت مرقس باب ۹ آیت ۴۶ میں تھی۔ اور گذشتہ کئی صدیوں سے انجیلوں میں برابر لکھی چلی آتی تھی۔ مگر اب اس کو بھی خارج کر دیا گیا ہے۔

(۷) یسوع نے بارہا اپنے شاگردوں کو یہ بات سمجھائی تھی۔ کہ گناہوں کی معافی کا ایک بڑا ذریعہ یہ ہے کہ انسان اپنے گناہگاروں کو معاف کرے۔ جیسا تم اپنے گناہگاروں کو معاف کرو گے۔ ایسا ہی اللہ تعالےٰ تمہارے گناہوں کو بخشیگا۔ یسوع نے کہیں یہ نہیں فرمایا۔ کہ تمہارے گناہ میرے پھانسی ملنے کے سبب سے معاف ہونگے۔ اس واسطے پادریوں پر بار بار یہ اعتراض ہوتا تھا۔ کہ یسوع تو کہتا ہے۔ کہ اگر اپنے گناہ بخشوانا چاہتے ہو۔ تو اپنے گناہگاروں کو بخشو۔ اور تم کہتے ہو۔ کہ اپنے گناہ بخشوانا چاہتے ہو۔ تو یسوع کے کفارہ پر ایمان لاؤ۔ اب ہم کس کی بات مانیں۔ یسوع کی یا پادریوں کی۔ اس مشکل سوال کو بھی حل کرنے کے واسطے پادری صاحبان نے مرقس باب ۱۱ آیت ۲۶ کو انجیلوں سے خارج کر دیا ہے۔ پُرانے نسخوں میں صدہا سال سے یہ آیت یوں چلی آتی تھی "اور اگر تم معاف نہ کرو گے۔ تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے۔ تمہارے

قصور بھی معاف نہ کریگا ۔

(۸) مرقس باب ۱۵ آیت ۲۸ -

یہ آیت پہلے نسخوں میں اس طرح سے لکھی چلی آتی ہے "تب وہ نوشتہ اس مضمون کا کہ وہ بدکاروں میں گِنا گیا پورا ہوا" یہ آیت بھی اب نئے نسخوں میں نہیں ملتی۔ اور غالباً اس واسطے نکال دی گئی ہے کہ پرانے عہدناموں میں ان آیات کے ساتھ کہیں یسوع مسیح کا ذکر نہیں۔ گو عیسائی مفسّرین نے کھینچ تان کر بہت سی آیات کو یسوع ناصری کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی ہے ۔

(۹) یہ آیت انجیل میں اس طرح پر پہلے لکھی جایا کرتی تھی۔ "اور دو آدمی جو کھیت میں ہونگے۔ ایک پکڑا اور دوسرا چھوڑا جائیگا" (لوقا باب ۱۷ آیت ۳۶) یہ آیت بھی نئے نسخوں میں نہیں چھاپی گئی ۔

(۱۰) لوقا باب ۲۳ آیت ۱۷ -

"اسے ہر عید میں ضرور تھا کہ کسی کو اُن کے واسطے چھوڑ دے" یعنی پلاطوس مطابق قانون رُومی سلطنت کسی ایک دن اس مجرم کو آزاد کر سکتا تھا۔ اور اس کا ارادہ تھا کہ اور نہیں تو اسی ذریعہ سے یسوع کو آزاد کر دے۔ لیکن یہ آیت بھی نئی انجیلوں میں داخل نہیں کی گئی ۔

(۱۱) مسیح ناصری کے معجزات میں سے ایک یہ بھی بیان کیا گیا تھا۔ کہ وہ بیماروں کو چنگا کرتا تھا۔ مگر انجیلوں میں یہ بھی لکھا چلا آتا تھا۔ کہ اس ملک میں ایک حوض تھا۔ جس کے پانی میں جب جُنبش ہوتی تھی تو جو بیمار اس میں داخل ہوتا تھا تو وہ اچھا ہو جاتا تھا۔ اس پر اعتراض ہوا کرتا تھا۔ کہ یسوع مسیح کی اس میں کیا خوبی ہوئی۔ بیمار تو حوض کے پانی سے بھی اچھے ہو جاتے تھے۔ تب سے مفصّلہ ذیل آیت خارج کر دی گئی ہے یوحنا باب ۵ آیت ۴ "کیونکہ ایک فرشتہ بھی بعض وقت اس حوض میں اُتر کر پانی کو ہلاتا تھا اور پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ اس میں اُترتا کیسی ہی بیماری میں گرفتار ہُوا ہو اس سے چنگا ہو جاتا تھا" اب یہ آیت نئی انجیلوں میں نہیں ملتی ۔

(۱۲) اعمال باب ۵ آیت ۳۷ -

جو پہلی بائبلوں میں اس طرح لکھی ہوئی چلی آتی تھی۔ "بعد اس کے یہودہ جلیلی اسم نویسی کے دنوں میں اُٹھا اور بہت سے لوگوں کو اپنے پیچھے کھینچا۔ وہ بھی ہلاک ہُوا۔ اور سب جتنے اس کے تابع تھے تتر بتر ہوگئے" یہ آیت بھی نئی اناجیل میں نہیں پائی جاتی ۔

(۱۳) اعمال باب ۵ آیت ۳۴ -

"تب گملیل نامی ایک فریسی نے جو شریعت کا معلّم اور سب لوگوں میں عزّت دار تھا مجلس میں اُٹھکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکم دیا۔ کہ رسولوں کو اُٹھکر ذرا باہر لے جاؤ"۔ اس آیت کو بھی نئی اناجیل سے خارج کر دیا گیا ہے ٭

(۱۴) اعمال باب ۲۴۔ آیت ۷۔

"پرسیتس سردار آکے بڑی زبردستی کے ساتھ اُسے ہمارے ہاتھوں سے چھین لے گیا"

یہ آیت بھی محققین نے خارج کر دی ہے ٭

(۱۵) اعمال باب ۲۸۔ آیت ۲۹۔

"جب اس نے یہ کہا۔ یہودی آپس میں بہت بحث کرتے چلے گئے" یہ آیت بھی نئی انجیلوں میں نہیں دی گئی

(۱۶) رومیوں کا خط باب ۱۶ آیت ۲۴۔

"ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھ ہو۔ آمین"

اس آیت کے متعلق بھی محققین اناجیل نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ جعلی آیت صدہا سال سے اناجیل کے اندر لکھی ہوئی چلی آتی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع کو خدا بنانے کے متعلق جتنے خیالات تھے۔ وہ کس طرح بعد میں بڑھائے گئے۔ موجودہ تحقیقات کے لحاظ سے بعض آیتیں محققین کے نزدیک اصلاح کرنے کے قابل ہو گئیں۔ اور بعض نہیں ہوئیں۔ اس زمانہ کے ایک بڑے لائق پادری شمین صاحب جنہوں نے بائیبل کی تحقیقات پر ضخیم جلدیں بنام انسائیکلوپیڈیا ببلیکا لکھی ہے۔ ان کی تحقیقات کے مطابق اناجیل میں یسوع کی طرف منسوب کردہ عبارتوں میں سے صرف چار فقرے اصلی ہیں۔ باقی سب بناوٹی ہیں۔ ان چار اصلی فقروں میں سے ایک یہ ہے کہ "تم مجھے نیک کیوں کہتے ہو۔ سوائے خدا کے کوئی نیک نہیں" اور دوسرا فقرہ "ایلی ایلی لما سبقتنی" ایسا ہی دو اور فقرے ہیں۔ جن سے یسوع کی الوہیت اور تثلیث کی تردید ہوتی ہے ٭

(۱۷) یوحنا کا پہلا خط باب ۵۔ آیت ۷۔

اس میں پہلے ایک ایسی آیت لکھی چلی آتی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو تثلیث کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ مگر وہ تثلیثی الفاظ جو اس طرح تھے۔ کہ "باپ۔ اور کلام اور رُوح القدس یہ تینوں ایک ہیں" یہ آیت جعلی ثابت ہو کر خارج کر دی گئی ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اور جگہوں پر بھی جسقدر تثلیثی آیات ہیں۔ وہ بھی ایسی ہی جعلی تھیں ٭

ہم پادری بومن صاحب کے مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک چھوٹا سا رسالہ انگریزی میں شائع کیا ہے۔ بہتر ہوتا کہ یہ رسالہ اُردو میں ترجمہ کر کے بھی شائع کیا جاتا تاکہ ہمارے دیسی عیسائی بھائیوں کی آنکھیں بھی کھلتیں۔ اور ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ جس کتاب پر انہوں نے اپنا ایمان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنیاد رکھی ہے۔ وہ کس حد تک محرّف مبدّل ہو چکی ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ ایک گندی مچھلی سارے تالاب کو ناپاک کر دیتی ہے۔ پھر جس کتاب میں کم از کم سترہ ۱۷ آیات صدہا سال سے جعلی اور بناوٹی شامل چلی آتی ہوئی ثابت ہو جائیں۔ اور خود اہل کتاب اس امر کو تسلیم کر لیں۔ وہ کتاب کیونکر قابل اعتبار قرار دی جا سکتی ہے +

سچ بات یہ ہے۔ کہ انجیل کا جو حصہ حکمت الٰہیہ میں اس قابل تھا۔ کہ محفوظ رہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن شریف میں درج کر دیا گیا ہے قرآن شریف ایک ایسا پاک کلام ہے۔ جس کی حفاظت حسب وعدہ اِنّا نحن نزّلنا الذکر واِنّا لہٗ لحافظون خود خدا تعالیٰ کر رہا ہے۔ تمام صداقتیں اسکے اندر موجود ہیں۔ اور وہ ہمیں دنیا بھر کی الہامی کتابوں سے بے پروا کر دیتی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو خدائے حکیم کی حکمتوں کی پیروی کریں۔ اور اس کے قائم کردہ سلسلہ میں شامل ہو کر اس کی پاک رضامندیوں کو حاصل کرتے ہوئے ابدی نجات کے مستحق ٹھیریں +

بعض پادری صاحبان کہا کرتے ہیں۔ اور پادری بومن صاحب نے بھی اس بات پر زور دیا ہے کہ خارج شدہ آیات چنداں عظمت نہیں رکھتیں۔ اور ان کا مضمون ایسا نہیں جو عیسائیت کے عقائد میں کچھ فرق ڈال سکے۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ جب کتاب محرّف مبدّل ثابت ہو گئی۔ تو اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ دوسری آیات بھی جعلی نہیں۔ محققین نے اپنی تحقیقات کے مطابق جو کچھ کیا درست کیا۔ ہم ان پر بدظنی نہیں کرتے۔ لیکن وہ ملہم نہیں۔ اُن سے غلطی کا امکان ہے۔ خدا کے کلام میں کوئی تغیّر بغیر الٰہی الہام کی تصدیق کے کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا ایسی مشکوک کتاب پر اپنے ایمان کی بنا رکھنے کی بجائے ایک ایسی الہامی کتاب کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ جس میں کبھی کوئی تبدیلی واقعہ نہ ہوئی +

پادری بومن صاحب محققین کی صفائی کے واسطے یہ امر پیش کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے نئی انجیلوں سے اگرچہ یہ ۱۶ آیات خارج کر دی ہیں۔ مگر آیتوں کے نمبروں کو نہیں توڑا۔ نمبر وہی قائم رہے ہیں۔ لیکن نمبر تو وہ توڑ ہی نہ سکتے تھے۔ نئے نمبر لگانے سے لاکھوں کتب ریفرنس اور کلیدیں اور حوالجات سب بیکار ہو جاتے۔ اور کروڑوں کتابیں سب نئے سرے سے چھاپنی پڑتیں۔ اور ملکوں میں بھاری شور برپا ہو جاتا اور نئی انجیلوں کو کوئی ہاتھ بھی نہ لگاتا۔ اس مجبوری کی وجہ سے وہ نمبروں کو توڑ کر تبدیل نہیں کر سکے۔ یہ امر ان کی کسی صفائی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ مگر ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ محققین کا اس تبدیلی میں کوئی قصور نہیں۔ اور اگر کوئی اور پرانا نسخہ نکل آیا۔ اور ایسے اکثر نکلتے رہتے ہیں۔ تو اور دس بیس سال میں ممکن ہے کہ اناجیل میں اور بھی بہت سے تغیّرات کرنے کی ضرورت پیش آ جائے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس جگہ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ پادری یومن صاحب فرماتے ہیں۔ کہ انجیلی تحقیقات بجائے خود ایک سائنس ہے۔ اور سائنس کے نتائج کو ماننا ضروری ہے۔ اس پر ہم پادری صاحب کو توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ کہ علم ریاضی بھی ایک سائنس ہے۔ اور علم ریاضی کا یہ ایک مانا ہُوا اصول ہے۔ کہ ایک تین نہیں ہوسکتا۔ پھر اس ظاہر اور عام فہم سائنس کی مخالفت میں یومن صاحب تثلیث کو کیوں مانتے ہیں ؛

بالآخر ہم اپنے دیسی عیسائی بھائیوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ دنیا چند روزہ ہے۔ آخر مرنا ہے۔ اور خدا کے پاس جانا ہے۔ مشن کی روٹیوں پر آرام کی زندگی ہے۔ مگر کب تک۔ ہمّت کرو۔ اس فقر و فاقہ کو جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہو۔ اور حق حاصل ہو۔ جھوٹ اور بے اطمینانی پر ترجیح دو۔ جو خدا کی طرف جھکتا ہے خدا اس کا کارساز ہوتا ہے۔ دنیا کے پھندوں پر لات مارو۔ اور حق کو قبول کرو ؛

شذرات

مسلمانوں نے خشکی پر جہاز چلائے

مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلائے کلمۃ اللہ کا مقصد بلند لیکر اُٹھنے والی اُمّت کو آٹھ ساڑھے آٹھ سو سال پیشتر ہی یہ بشارت سُنادی تھی۔ کہ اس رفیع المنزلت جلیل المرتبت شہر میں جس کے ایک طرف بحر ذخار کی نیلگوں موجیں لہرا رہی ہیں اور دوسری جانب سر بفلک پہاڑیاں اور سنگلاخ چٹانیں ایک محکم اور قدرتی حصار بنائے کھڑی ہیں۔ سب سے پہلی قوم جو فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوگی۔ وہ اسحاقؑ کی نسل ہوگی اور اس کا سلطان زمانے بھر کا بہترین تاجدار اور اس کا لشکر دنیا بھر میں بہترین لشکر ہوگا ؛

آخر پندرھویں صدی مسیحی کے وسط میں وہ مبارک ساعت آگئی۔ جسکے لئے مسلمان آٹھ ساڑھے آٹھ سو سال سے چشم براہ تھے۔ اور اس بشارت نبوی کا سہرا محمد فاتح سُلطان ترکی کے سر پر بندھ گیا ؛

بعد ۶ راپریل ۱۴۵۳ء میں سُلطان محمد فاتح کے لشکر قسطنطنیہ کی فصیلوں سے جا ٹکرائے اور مغربی جانب سے شہر کا محاصرہ کر لیا گیا۔ یونانیوں نے بھی شہر کی خوب مورچہ بندی کر رکھی تھی۔ ترکوں نے اسٹیٹ رومانس کے بڑے دروازہ کے سامنے اپنا توپ خانہ لگا دیا۔ اور بڑی بڑی قلعہ شکن توپوں سے فصیل اور دروازوں پر گولہ باری کرنے لگے۔ یونانی قلعہ نشین ہوکر مقابلہ کرتے رہے۔ سمندر کی جانب سے یونانیوں کا بحری بیڑہ شہر کی حفاظت کر رہا تھا۔ اور قسطنطنیہ کی بندرگاہ لوہے کی بھاری بھرکم زنجیروں سے محصور کر لی گئی تھی۔ تاکہ ترکی جہاز شہر کے نزدیک نہ آسکیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسطنطنیہ ایک تو قدرتی استحکامات کے باعث پہلے ہی سے ایک ناقابل تسخیر قلعہ سمجھا جاتا تھا۔ دوسرے یونانیوں نے مورچہ بندی کے مزید استحکامات سے اسے اور بھی ناقابل تسخیر بنا رکھا تھا۔ ترکی فوج نے فصیل پر پے در پے ہلّے کیئے۔ لیکن نہ تو قسطنطنیہ کی محکم فصیلوں میں کوئی سوراخ بنانے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور نہ قلعہ شکن توپوں کی گولہ باری شہر پناہ کا کوئی دروازہ ہی توڑ سکی ۱۷ اپریل ۱۴۵۳ء کو ترکوں نے سمندر کی جانب سے جنگی جہازوں پر چڑھائی شروع کی۔ یونانی بیڑے نے بندرگاہ سے باہر نکل کر آبنائے باسفورس میں مقابلہ کیا۔ اور اسقدر شدید مقابلہ کیا۔ کہ ترکی بیڑہ پسپا ہونے پر مجبور ہو گیا۔

اس غیر متوقع فتح سے یونانیوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے۔ کلیساؤں میں مریمؑ اور عیسیٰؑ کے بتوں کے سامنے شکرانے کے سجدے ادا کیئے گئے۔ شہر میں مسرت کے شادیانے بجنے لگے۔ رات کو چراغاں ہُوا۔ اور یونانی فتح کا جشن منانے کے بعد ہر طرف کے استحکامات پر پہرے بٹھا کر چین کی نیند سو گئے ❊

علی الصبح قسطنطنیہ کے یونانیوں نے دیکھا۔ کہ وہی ترکی جہاز جنہیں کل ہزیمت ہوئی تھی۔ شہر پناہ کے نیچے کھڑے ہیں۔ اور بندرگاہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس غیر متوقع منظر کو دیکھ کر یونان کے اوسان خطا ہو گئے۔ وہ خیال کرنے لگے کہ ترکی جہاز کسی فوق الفطرت طاقت کی مدد سے بندرگاہ میں داخل ہوئے ہونگے کیونکہ بندر کے تمام راستے جو آبنائے باسفورس کے ساتھ ملحق تھے۔ رات کو مضبوط آہنی زنجیروں کے جال بچھا کر بند کر دیئے گئے تھے۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھے۔ کہ ترکوں نے کس فوق الفطرت قوت کی مدد سے زنجیروں کے ان آہنی حلقوں کو کاٹ کر اپنے جہاز گذارنے کے لئے راستہ بنا لیا۔ اور یونانی پہرہ داروں کو خبر تک نہ ہوئی ❊

اولوالعزم ترک مجاہدین نے اپنے جہازوں کو بندرگاہ پر پہنچانے کے لئے وہ عظیم الشان عسکری کارنامہ انجام دیا۔ جس کی نظیر دنیا کی کسی قوم کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ترکوں نے جب دیکھا کہ رات کی تاریکی میں بھی ان کے جہاز آہنی زنجیروں کے حصار محکم کے باعث شہر کے نزدیک نہیں پہنچ سکتے۔ تو انہوں نے شہر کے اور کسی موزوں ساحلی مقام پر اپنے جہاز کنارے سے لگائے۔ اور انہیں سروں اور کندھوں پر اُٹھا اُٹھا کر خشکی کے راستے شہر پناہ کے قریب کسی ساحلی نقطہ پر لے آئے اور وہاں سے جہازوں کو از سر نو سمندر کے پانی میں ڈال دیا۔ اس محیر العقول کارنامہ کی انجام دہی میں ترک مجاہدین کو پانچ پانچ اور سات سات میل کا چکر کاٹنا پڑا۔ خشکی پر جہازوں کی روانی کا منظر یا تو اولوالعزم مجاہدین کی آنکھوں نے دیکھا ہوگا۔ جن کی ہمتیں کوہ شکن اور فلک شگاف تھیں۔ اور یا رات کی تاریکی میں چمکنے والے ستاروں نے اس فوق الفطرت نظارہ کو دیکھا ہوگا کہ ترک مجاہدین کے کمزور لیکن ہمت ور ہاتھ اس کام کو انجام دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے ہیں۔ جو بیسویں صدی کے انجن تمام برقی اور بخاری قوتوں کے باوجود اور ازمنۂ عتیق کے جن اپنی محیر العقول روایات کے باوجود بھی نہیں کر سکتے +

بندرگاہ میں عثمانی اور یونانی بیڑوں کے درمیان ایک خونریز جنگ وقوع پذیر ہوئی یونانیوں نے اپنے کئی جہازوں کو آگ لگا لگا کر عثمانی بیڑے کی طرف بھیجا۔ تاکہ وہ عثمانی بیڑے کو نذر آتش کرکے خود بھی جل جائیں۔ اور ترکی جہازوں کو بھی جلادیں +

ادھر یہ جنگ ہو رہی تھی۔ ادھر خشکی کی طرف سے ۲۶ مئی ۱۴۵۳ء کو سلطان محمد فاتح نے فصیل پر حملہ کر دیا۔ اور ابھی افق مشرق پر سورج کی روشنی نمودار ہوئی تھی۔ کہ قسطنطنیہ کے عیسائی باشندوں کے کانوں میں تکبیر کے نعروں کی دل ہلا دینے والی صدائیں گونجنے لگیں۔ یونانیوں نے فصیل پر اور شہر پناہ کے دروازوں میں کھڑے ہو کر مقابلہ کیا لیکن مجاہدین اسلامی کا فاتحانہ اقدام سیلاب کی طرح امڈا چلا آ رہا تھا۔ اور جو چیز مزاحم ہوتی تھی۔ اسے خس و خاشاک کی طرح بہائے لئے جاتا تھا۔ یونانیوں نے بڑی شجاعت اور جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ لیکن دوپہر سے پہلے پہلے شکست کھائی۔ عثمانی لشکر شہر میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہؤا۔ اور شہر کے بلند ترین میناروں اور دیواروں اور برجوں سے مؤذنوں نے خدائے برتر و توانا کی تکبیر کے نعرے بلند کرکے اسلام کا پیغام سنایا۔ اس طرح عظیم الشان سلاطین ترکیہ کا ساتواں جانشین حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُس بشارت کا مظہر و مورد بنا +

مستشرقین مغرب اور اسلام

(استعداد الاسلام بقبول الثقافۃ الروحیۃ" استاذ ہورٹن مستشرق جرمنی)

(۱) عرب قرون وسطی تقریباً ۱۵۰۰ء میں یورپ کے استاذ اور معلم تھے" کتاب مذکورہ ص۵

(۲) یوروپین مصنّفین کے اس خیال کی کہ اسلام میں تمدّن کی تعلیم نہیں پائی جاتی کوئی صحیح وجہ نہیں ہے اس خیال کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اصول اسلام سے بیخبر ہیں اور انہوں نے گہری نظر کے ساتھ اس کا مطالعہ نہیں کیا ہے بلکہ سرسری نظر دوڑانے کے بعد بغیر غور کئے اپنی رائے ظاہر کر دی ہے" ص۸

(۳) تم اسلام کو ایک ایسا مذہب پاؤ گے جس میں مذہب اور علم کے درمیان اتحاد ہے یہی ایک ایسا دین ہے جو دونو کو ایک کئے ہوئے ہے چنانچہ اگر تم غور کرو گے تو تم کو مذہب اسلام عقل کے مطابق نظر آئیگا۔ اور تم ایک فقیہ کو فلسفی کے ساتھ معانقہ کرتے ہوئے پاؤ گے ص۹

(۴) قرون وسطی تقریباً ۱۵۰۰ء کا مشہور فلسفی ابن رشد پکا مسلمان تھا۔ جو قرآن کے ہر ہر لفظ پر اعتقاد رکھتا تھا مگر باوصف اسکے اسکا مذہب اس کا عقیدہ اور وہ قرآن جس کو اس نے اپنا متمسک بنایا تھا۔ یونانی فلسفہ کے مطالعہ اور ارسطو کے آثار و علوم کے حاصل کرنے سے مانع نہیں تھا (ص۱۰)

(۵) تم کو مذہب اسلام میں کوئی ایسا قانون نہیں ملیگا جو مغربی تمدن کے قبول کرنے سے مانع ہو بلکہ تم کو اسلام کے اندر مغربی تمدن کے قبول کرنے کے لئے غیر محدود استعداد نظر آئیگی ۔ صلا

مقدمہ ترجمۃ القرآن مولفہ علامہ تنی مستشرق

(۱) حضرت محمد صلعم امین اور بڑے انصاف پرور شخص تھے ۔

(۲) مسلمانوں کا رہنما محض قرآن ہے اور وہ صرف مذہبی کتاب نہیں ہے بلکہ علم و ادب کا مجموعہ ہے جس کے اندر تم کو سیاسی ۔ اور اجتماعی زندگی پر مفصل بیانات کا ذخیرہ ملیگا ۔ یہی نہیں بلکہ وہ انسان کے روزانہ وظائف اور امور متعلقہ کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے جو اسلامی احکام قرآن میں بتفصیل مذکور نہیں ہیں وہ سُنّت میں موجود ہیں اور جو حدیث میں بھی نہیں ہیں وہ فقہ کے اندر جسے علم الحقوق کے ساتھ بھی تعبیر کیا جاتا ہے ۔ بالتفصیل مذکور ہیں ۔ صلا۲

گوشوارہ بقایا و فاضلہ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء

نمبر	نام صیغہ جات	بقایا سابقہ			فاضلہ سابقہ			آمد ماہ حال			خرچ ماہ حال			بقایا موجودہ			فاضلہ موجودہ		
۱	بقایا پیشگی	۰	۰	۰	۳	۴	۳۰۷۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۱۳	۳۱۰۱۴
۲	بیت المال	۱	۳	۱۷۸۶۶۳	۰	۰	۰	۰	۸	۱۰۵۴۰	۶	۱۴	۷۰۲	۷	۱۲	۱۸۸۵۰۰	۰	۰	۰
۳	طبع و اشاعت	۹	۸	۳۹۲	۰	۰	۰	۳	۱۴	۱۸۴۲	۶	۳	۱۸۴۱	۶	۳	۳۹۴	۰	۰	۰
۴	جائداد	۰	۱۵	۳۰۱	۰	۰	۰	۰	۴	۳	۰	۰	۰	۰	۳	۳۰۵	۰	۰	۰
۵	ایجنسی	۰	۰	۰	۰	۰	۴۸۵۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۸۵۰
۶	تعمیر	۳	۱۵	۷۶۵	۰	۰	۰		۰	۰	۶	۱۲	۱۱۲	۹	۲	۶۵۳	۰	۰	۰
۷	بورڈران ہائی	۶	۷	۴۷۸	۰	۰	۰	۳	۶	۱۵۴۰	۳	۱۱	۱۹۰۷	۶	۲	۱۱۱	۰	۰	۰
۸	" احمدیہ	۰	۱۰	۴۳۱	۰	۰	۰	۰	۵	۱۰۰۲	۳	۱۱	۱۷۳۶	۰	۰	۰	۳	۱۲	۳۰۲
۹	مقبرہ بہشتی	۰	۸	۱۰۹۰۷۶	۰	۰	۰	۹	۲	۶۳۱۴	۰	۱۲	۱۵۱	۹	۱۴	۱۱۵۲۳۸	۰	۰	۰
۱۰	ناظر اعلیٰ	۰	۰	۰	۹	۱۲	۱۴۰۷۱	۰	۰	۰	۶	۱۱	۱۴	۰	۰	۰	۳	۸	۱۴۰۸۶
۱۱	قضاء	۰	۰	۰	۳	۴	۴۰۶	۰	۰	۰	۶	۲	۱۳	۰	۰	۰	۹	۶	۴۱۹
۱۲	افتاء	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵
۱۳	پرائیویٹ سکرٹری	۰	۰	۰	۰	۵	۱۲۷۳۲	۰	۰	۰	۶	۴	۱۱۰	۰	۰	۰	۶	۹	۱۲۸۴۲
۱۴	محاسب	۰	۰	۰	۰	۷	۸۲۱۶	۰	۰	۰	۰	۸	۳۰۲	۰	۰	۰	۰	۱۵	۸۵۱۸
۱۵	ہسپتال	۰	۰	۰	۰	۱۱	۳۱۵۸	۳	۳	۳۹۴	۳	۱۳	۳۲۱	۰	۰	۰	۰	۵	۳۰۸۶
۱۶	دعوۃ و تبلیغ	۰	۰	۰	۰	۴	۹۱۳۳۷	۳	۱	۲۲۲	۳	۰	۳۰۹۲	۰	۰	۰	۰	۳	۹۴۲۰۷
۱۷	ہائی سکول	۰	۰	۰	۹	۹	۲۱۵۰۳	۳	۵	۱۰۷۷	۶	۲	۲۱۶۹	۰	۰	۰	۰	۷	۲۲۵۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر	نام صیغہ جات	بقایا سابقہ			فاضل سابقہ			آمد ماہ حال			خرچ ماہ حال			بقایا موجودہ			فاضل موجودہ		
۱۸	صدقات	۰	۰	۰	۳	۱۳	۱۱۲۴۸	۳	۸	۵۳۹۲	۰	۰	۱۲۲۰	۰	۰	۰	۰	۵	۷۰۷۶
۱۹	گرلز سکول	۰	۰	۰	۹	۱۴	۵۶۰۵	۰	۰	۹۰۸	۹	۱۴	۴۴۳	۰	۰	۰	۶	۱۳	۵۱۴۱
۲۰	مدرسہ احمدیہ	۰	۰	۰	۰	۱۵	۱۸۱۸۳	۰	۴	۴۳	۳	۱۲	۸۸۸	۰	۰	۰	۳	۷	۱۹۰۲۹
۲۱	جامعہ احمدیہ	۰	۰	۰	۹	۴	۹۶۴۱	۰	۰	۰	۰	۱۵	۶۴۵	۰	۰	۰	۹	۳	۱۰۲۸۷
۲۲	قرضہ	۰	۰	۲۶۱۵۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۹۰۰۰	۰	۰	۱۷۱۵۸	۰	۰	۰
۲۳	منارہ	۰	۰	۸۴۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۴۳	۰	۰	۰
۲۴	پراویڈنٹ فنڈ	۵	۹	۱۳۱۱	۰	۰	۰	-	۱۵	۷۰۰	۶	۸	۲۸۳۳	۰	۰	۰	۱	۰	۹۳۱
۲۵	احمدیہ ہوسٹل	۰	۰	۰	۳	۴	۶۶۴۱	۰	۰	۲۴۸	۰	۱۱	۵۴۸	۰	۰	۰	۳	۱۵	۶۹۴۱
۲۶	امور عامہ	۰	۰	۰	۰	۹	۵۲۴۰	۰	۰	۳	۰	۸	۱۷۳	۰	۰	۰	۰	۱	۵۰۱۱
۲۷	ضیافت	۰	۰	۰	۹	۱۲	۲۴۰۱۴	۰	۶	۷۳۹	۰	۴	۱۲۰۳	۰	۰	۰	۹	۱۰	۲۴۴۹۰
۲۸	تعلیم و تربیت	۰	۰	۰	۳	۲	۸۶۴۴	۰	۰	۰	۳	۶	۴۳۵	۰	۰	۰	۶	۸	۹۰۷۹
۲۹	تالیف و تصنیف	۰	۰	۰	۰	۱۲	۱۵۸۰۳	۰	۰	۰	۳	۶	۷۷	۰	۰	۰	۶	۱۵	۱۵۸۸۰
۳۰	امور خارجہ	۰	۰	۰	۳	۱۵	۸۹۹۹	۰	۰	۰	۹	۱۴	۱۴۵	۰	۰	۰	۰	۱۴	۹۱۴۵
۳۱	ترقی اسلام	۹	۳	۲۳	۰	۰	۰	۳	۱۵	۷۸۸	۳	۷	۷۸۵	۹	۱۱	۲۶	۰	۰	۰
۳۲	خلافت	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۵۰۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۰۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۰۰۰
۳۳	خواتین کلاس	۰	۰	۰	۶	۳	۱۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶	۳	۱۴
۳۴	بک ڈپو	۳	۸	۳۱۲	۰	۰	۰	۳	۱۱	۸۳	۰	۰	۱۵۴	۶	۳	۲۴۲	۰	۰	۰
۳۵	تجارت	۰	۰	۰	۳	۲	۲۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۲	۲۱۲
	میزان	۰	۹	۳۰۸۴۵۸	۰	۹	[illegible]	۵	۱۳	۳۱۸۳۴	۹	۴	۳۱۲۲۲	۴	۶	[illegible]	۲	۶	[illegible]

زینڈو فنڈ ۷۰۰
مسجد لنڈن ۱۶۴۵۸

بقایا موجودہ [illegible]
[illegible]

خاکسار
محمد ابراہیم [illegible]
صدر انجمن احمدیہ قادیان

[illegible]

ریویو آف ریلیجنز اُردو۔ قادیان۔ ماہ جون ۱۹۳۰ء؁ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ٹریڈ مارک تارا

ڈاکٹر ایس کے برمن کی

سخت امراض کی مجرّب پیٹنٹ دوائیں

ہیضہ کی ایک ہی مجرّب دوا

یہ ہیضہ کا سخت دشمن ہے کتنا ہی زوروں پر اسکا حملہ کیوں نہ ہو یعنی دست پر دست قے پر قے آرہے ہوں اسکے دیتے ہی ہیضہ رفوچکر ہو جاتا ہے آج ۴۵ سال سے مشہور ہو رہا ہے اور ہزاروں مرتبہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہیضہ کے لئے اس کا ثانی کوئی نہیں ہے ہیضہ کے دنوں میں اِسکے دو تین قطروں کے استعمال سے پھر ہیضہ کا اندیشہ نہیں رہتا ٭

قیمت فی شیشی ۶/ ڈاک محصول ۶/

بچے لڑکے دبلے سوکھے کے لئے آب حیات ہے

آپ اپنے بچوں کو ضرور پلائیں اس سے خون گاڑھا ہوتا ہے اور بدن میں طاقت ہوتی ہے۔ کف کھانسی بدہضمی و سینہ کی کمزوری دُور ہو کر ہڈی سخت ہوتی ہے دوا میٹھی ہونے کی وجہ سے بچے و لڑکے بڑی خوشی سے پیتے ہیں اس کے برابر میٹھی و لذیذ دوا دوسری نہیں ہے ٭

قیمت فی شیشی ۱۲/ ڈاک محصول ۱۱/

تین شیشی ۳؎ ڈاک محصول ۱۴/

داد کا مرہم

اس مرہم کو داد پر لگاتے ہی مرض سے نجات ملتی ہے

داد نیلو یا پُرانا سب کو آرام کرنے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ چھاجن اپرس میں بھی یہ مرہم فائدہ کرتا ہے۔ جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہو تو اسکی آزمائش کیجئے ٭

قیمت فی ڈبیہ ۴/ ڈاک محصول ۶/

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ اپنے شہر میں خریدنے سے وقت و ڈاک خرچ کی بچت ہو گی

صیغہ نمبر (۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ شیخ محمد وارث رحمت علی سوداگر گورداسپور